بیدل سندھی

سرائیکی کلام

انتخاب

از

اسلم رسولپوری

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

532

منتخب سرائیکی کلام

بیدل سندھی

ترتیب

محمد اسلم رسولپوری

بزمِ ثقافت ۹۳ مائی مہربان محلہ چوک فوارہ
ملتان

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

جملہ حقوق محفوظ

بار اوّل — اگست ۱۹۷۸ء

تعداد — ۵۰۰

ناشر — بزمِ ثقافت" ۲۴ باقی مہر بلاک چوک فوارہ ملتان

کتابت — اعجازِ قلم ڈیرہ غازیخان (کاتب سرائیکی)

قیمت — ۱۵۰ روپے

صفحات — ۱۷۲

سلسلہ مطبوعات نمبر — ۱۷

صغیر احمد خان سیکرٹری "بزمِ ثقافت ملتان" نے نیو اسلامی آرٹ پریس قدیر آباد گلی ۲ ملتان سے طبع کروایا۔

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

اپنے مرحوم بیٹے محمّد ادریس خان کے نام

بیدل آکھے تیڈے باجھوں
ساڈا رُوح نمانڑاں

محمّد اسلم رسُولپوری

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

فہرست

۱- پیش لفظ ۷

حصہ اول

۲- بیدل کے حالاتِ زندگی ۱۳

۳- بیدل کی شاعری کا سرسری مطالعہ ۲۰

۴- بیدل کی سرائیکی شاعری کا تنقیدی جائزہ ۲۸

حصہ دوم

۵- ڈوہڑے ۳۴

۶- کافیاں ۳۹

۷- سی حرفیاں ۱۱۲

کلام بیکس

۸- ڈوہڑے ۱۲۷

۹- کافیاں ۱۳۱

۱۰- فرہنگ ۱۴۳

۱۱- اشاریہ ۱۵۷

۱۲- کتابیات ۱۶۳

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

پیش لفظ

بزمِ ثقافت ملتان نے سندھ کے عظیم سرائیکی شعراء کے کلام کو اردو سرائیکی رسم الخط میں پیش کرنے کا بیڑہ ۱۹۷۷ء سے اٹھایا ہوا ہے۔ اس سلسلہ میں ابتداء حضرت سچل سرمست علیہ الرحمۃ کے سرائیکی کلام کے انتخاب سے کی گئی جسے بے حد قبولیت عام حاصل ہوئی ہے۔ اس سلسلہ کی دوسری پیشکش موجودہ انتخاب سرائیکی کلام بیدل سندھی ہے۔ جس میں بیدل سندھی کے فرزند بیکس کا کلام بھی شامل کر دیا گیا ہے۔ اس انتخاب کو سرائیکی کے ممتاز دانشور محمد اسلم رسولپوری نے اپنی پہلی پیشکش کی طرح بڑی عرق ریزی سے ہر طرح سے مزین کر کے قارئین کی خدمت میں پیش کیا ہے۔ انشاء اللہ یہ انتخاب بھی بے حد پسند کیا جائے گا۔ اس دفعہ بھی انگریزی دان طبقہ کی سہولت کے لئے ڈاکٹر مشتاق فرشتگل نے انگریزی زبان میں ایک تعارف بیدل کی شاعری کے بارے میں تحریر کیا ہے جو کہ اس انتخاب میں شامل کیا گیا ہے۔ امید ہے کہ اس کے مطالعہ سے سرائیکی اردو اور انگریزی دان طبقہ بیدل سندھی کے سرائیکی کلام اور فن سے صحیح طور پر مستفیض ہوں گے۔ امید ہے کہ آپ ہمیں اس انتخاب کے بارے میں اپنی رائے سے آگاہ رکھیں گے

محمد عاشق جمال
سیکرٹری بزم ثقافت
ملتان

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

عرضِ حال

سندھ کے کسی سرائیکی شاعر پر ایک دوسرے صوبے کے شخص کے لیئے کام کرنا اتنا زیادہ آسان نہیں ہے۔ جتنا کہ میں سمجھتا تھا۔ بیدلؒ سندھی سے پہلے حضرت سچلؒ سرمست پر تحقیق کے سلسلے میں جب مجھے سندھ کا سفر کرنا پڑا تو اس بات کا احساس ہوا کہ گاؤں گاؤں پھر کر کسی شاعر کا کلام اکٹھا کرنا ایک صبر آزما کام ہے۔ س صورتِ حال سے گزرنے کے بعد بھی میں نے یہ ذمہ داری قبول ں ۔کہ بیدلؒ سندھی کا کلام ترتیب دوں گا۔

مجھے اس بات کا اعتراف کرنا چاہیئے کہ اس سلسلے میں سندھی بی بورڈ نے جو کام کیا ہے۔ وہ قابلِ تحسین ہے اور ممکن حد تک س نے بیدلؒ سندھی کے کلام کو اکٹھا کر کے شائع کر دیا ہے۔ نکہ میں جہاں بھی گیا۔ اور جس صاحب سے بھی مجھے بیدلؒ سندھی

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

کا کلام ملا ۔ وہ درحقیقت سندھی ادبی بورڈ کے مرتب کردہ مجموعے میں موجود تھا ۔ البتہ اتنا فرق ضرور پایا جاتا تھا کہ کلام کے بعض حصوں اور لفظوں میں کچھ نہ کچھ اختلاف تھا ۔ اس لئے میں نے یہ فیصلہ کیا کہ سندھی ادبی بورڈ کے مرتب کردہ مجموعے کی مدد ہی سے یہ انتخاب تیار کروں ۔

کسی شاعر کے کلام کا انتخاب تیار کرنا ایک مشکل کام ہے کیونکہ ہر شخص اپنے مذاق کے مطابق اسے ترتیب دیتا ہے ۔ اور یہ ضروری نہیں ہے کہ اسے ہر قاری اپنے مزاج اور ذوق کے مطابق پائے لیکن میں نے اسے صرف اپنے مذاق کے مطابق ترتیب نہیں دیا ۔ بلکہ ہر مزاج کے آدمی کے ذوق کو ملحوظ رکھنے کی کوشش کی ہے البتہ اِس بات پر خصوصی توجہ دی ہے کہ فنی اعتبار سے کلام بہتر ہو ۔

جہاں تک سرائیکی رسم الخط کا مسئلہ ہے ۔ اگرچہ اس پر ابھی تک مختلف حضرات بحث و تمحیص میں مصروف ہیں ۔ مگر بزمِ ثقافت نے اس طے شدہ رسم الخط کو اپنا لیا ہے ۔ جو بہت پہلے مولانا عزیز الرحمٰن کی صدارت میں مقرر کردہ رسم الخط کمیٹی نے طے کیا تھا ۔ اور جس میں سب سے پہلے دیوانِ فریدؒ طبع ہوا تھا ۔ یہ رسم الخط تمام جدید تقاضے پورے کرتا ہے ۔ اور اسے ڈاکٹر شبل نے بھی سائنٹفک قرار دیا ہے ۔ یہی وجہ ہے کہ بزمِ ثقافت نے بھی یہی رسم الخط اپنی تمام تصانیف میں استعمال کیا ہے ۔

"بیدل سندھی" کے قارئین کی سہولت کے لیئے یہاں سرائیکی

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

لے مخصوص حروف تہجی کو پیش کیا جاتا ہے۔ تاکہ کتاب کے مطالعے میں آسانی ہو۔

ب	بال	(بچہ)
ج	جنگھ	(ٹانگ)
ڈ	ڈیوا	(چراغ)
گ	گاں	(گائے)
ݨ	پاݨی	(پانی)

آخر میں "بیدل سندھی" کے قارئین سے درخواست ہے۔ کہ وہ اس کتاب کے بارے میں اپنی اپنی آراء سے مجھے مطلع کریں۔ تاکہ نئے ایڈیشن میں اس کی خامیوں کو دور اور خوبیوں کو زیادہ اجاگر کیا جا سکے۔

محمد اسلم رسولپوری

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

حصّہ اوّل

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

باب اوّل

بیدؔل کے حالاتِ زندگی

بیدؔل کے والد کا نام محمد محسن تھا۔ آپ بڑے پرہیزگار اور درویش صفت انسان تھے۔ اور سندھ کے معروف صوفی شاہ عنایت اللہ شہید کے سلسلۂ تصوف کی ایک شاخ کے بزرگ سید عبدالوہاب جیلانی سے بیعت کا سلسلہ رکھتے تھے۔

ایک روز آپ نے اپنے مرشد سے درخواست کی کہ دعا فرمائیے مجھے لڑکا ہو۔ اس پر انہوں نے دعا فرمائی اور کہا کہ آپ کو بیٹا ہوگا اور صاحبِ شریعت و طریقت ہوگا۔ اس سے کچھ عرصہ بعد ۱۶۴۴ء میں روہڑی میں بیدؔل کی ولادت ہوئی۔ پیدائشی طور پہ بیدؔل کا ایک پاؤں ٹیڑھا تھا جب آپ کی پیدائش کا علم میر جان اللہ شاہ کو ہوا تو انہوں نے بیدؔل کے والد سے فرمایا:

"ایا ہنڈو نہ جیئو اہو روہڑی ء شہر جو جھنڈو ھیندو"

آپ کا نام شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے نام پر عبدالقادر رکھا گیا لیکن بیدؔل نے احتراماً خود کو ہمیشہ قادر بخش کہلوانا پسند کیا۔

آپ ایک درویش صفت انسان کے گھر پیدا ہوئے تھے۔ اس لیے ابتدائی تعلیم گھر پہ ہوئی۔ ایک روایت کے مطابق جب

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

آپ کو مکتب میں داخل کیا گیا تو آپ الف سے آگے تعلیم حاصل نہ کر سکے جس کی وجہ سے آپ کے اساتذہ آپ سے مایوس ہو گئے۔ اس سے زیادہ آپ کی باقاعدہ تعلیم کے بارے میں کچھ نہیں ملتا۔ لیکن آپ کی تصنیفات سے اس بات کا بخوبی علم ہوتا ہے کہ آپ عربی۔ فارسی۔ اردو۔ قرآن۔ حدیث۔ فقہ۔ تصوف اور طب پر کامل دسترس رکھتے تھے۔

بیدل نے اپنی زندگی میں مختلف سفر کئے۔ آپ کو حضرت شہباز قلندر سے گہری عقیدت تھی۔ اس لئے آپ سہون شریف میں کافی عرصہ ان کی درگاہ پر قیام پذیر رہے۔ بیدل کے مطابق:

قلندر آفتابِ اولیا ہے ؛ قلندر مظہرِ سرِ صفا ہے
قلندر صورتِ شیرِ خدا ہے ؛ قلندر محض ذاتِ کبریا ہے
میرا مرشد مکمل ہے قلندر
حسینی حیدر سلطان سرور

سہون شریف کے بعد آپ پیر پگاڑا صبغۃ اللہ شاہ اوّل کی خدمت میں ان کے آبائی گاؤں پہنچے۔ اور ان کے صاحبزادے پیر گوہر علی شاہ (پیر پگاڑا ثالث ۱۸۱۶ء تا ۱۸۴۷ء) کی تعلیم و تربیت پر مقرر ہوئے۔ آپ نے اپنے اس شاگرد کو خصوصی طور پر مثنوی مولانا روم کی تعلیم دی۔ جس کے نتیجے میں پیر علی گوہر شاہ متخلص بہ اصغر نے بعد میں سندھی میں اعلیٰ صوفیانہ شاعری کی۔

پیر جو گوٹھ کے بعد آپ مخدوم محمد اسمٰعیل (وفات ۱۸۷۰ء) کی درگاہ پر پہنچے۔ اور وہاں سلوک کے مختلف مراحل طے کئے۔

صوفیاء کرام کا ایک گروہ عشق مجازی کو حقیقی عشق کے لئے سیڑھی کا درجہ دیتا ہے۔ مولانا جامی کا خیال ہے ؎

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

متاب از عشق رو گرچہ مجازی است ۔ کہ آں بخیر حقیقت کارسازی است

خود بیدل فرماتے ہیں ؎

سوہناں راز حقیقت دا ہے ۔ لاشک عشق مجاز

خواجہ فرید کہتے ہیں ؎

وہ حضرت عشق مجازی ۔ سب راز رموز دی بازی

مذکور ہے کہ ایک دن صبح کی نماز پڑھ کر بیدل گھر جا رہے تھے، کہ آپ کا سامنا ایک ہندو لڑکے کرم چند سے ہوگیا۔ آپ اس کی شکل دیکھ کر اسے دل دے بیٹھے۔ اس کے بعد آپ کا زہد و تقویٰ برباد ہوگیا۔ ان دنوں سکھر چھاونی میں کرم چند کی دکان تھی۔ آپ صبح سویرے اس کی دکان کے سامنے جاکر بیٹھ جاتے اور شام کو گھر لوٹتے۔

کرم چند کے علاوہ آپ کو فقیر غلام محمد اور درانی پیر محمد سے بھی محبت رہی۔

بیدل نے دو شادیاں کیں۔ جہانمند اس کی روایت کے مطابق پہلی بیوی سے آپ کو ایک لڑکی ہوئی۔ اور دوسری بیوی سے تین لڑکے ہوئے۔ فرید بخش۔ محمد محسن۔ اور امام بخش۔

فرید بخش پیدائش سے کچھ عرصہ بعد فوت ہوگیا۔ اور امام بخش نے چار یا پانچ سال کی عمر پائی۔ البتہ محمد محسن اپنے والد کی وفات کے آٹھ سال بعد تک زندہ رہے

آپ کی وفات کے بارے میں روایت ہے کہ ایک رات سوتے وقت اپنے بیوی بچوں کو الوداع کہا اور فرمایا "ہینئر اللہ تو ہار" یعنی اب اللہ کو سدھارنا ہے۔ اس کے بعد سو گئے۔ کچھ دیر بعد معلوم ہوا کہ واقعی آپ کی روح قفسِ عنصری سے پرواز کر گئی ہے۔

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

یہ واقعہ ۱۴ جنوری ۱۸۷۰ء کا ہے۔

آپ کے لڑکے اور سرائیکی کے معروف شاعر محمد محسن بیکس نے جو نوحہ کہا اس کے ایک شعر میں تاریخ اور سنِ وفات کا ذکر موجود ہے ؎

سال بار مغن سوا نا تو سے میں سوز و گداز ہو
سور حسین ذوالفقدحی ہادی و سندھ پر واز ہو

جنازے میں ہندوؤں اور مسلمانوں کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ آپ کو روہڑی اسٹیشن کی مغربی طرف سپردِ خاک کیا گیا۔

بیدلؔ ایک شریف منکسر اور سادہ انسان تھے۔ آپ کے رہنے سہنے کا طریقہ اور لباس انتہائی سادہ ہوتا تھا

آپ بڑے صابر و شاکر درویش تھے۔ عاشقانہ دور میں قاضی پیر محمد آپ کو بہت تکالیف دیتا۔ آپ اسے حوصلے سے برداشت کرتے۔ ایک بار آپ کو پھوڑا نکلا۔ ڈاکٹر نے کہا کہ آپ کو بے ہوش کرکے آپریشن کیا جائے گا۔ اس پر آپ نے کہا ہم پہلے ہی بے ہوش ہیں۔ آپ اپنا کام کریں۔ اپریشن کے دوران اُف تک نہ کی۔ آپ ہر چھوٹے بڑے اور غریب امیر سے یکساں سلوک کرتے سادات کی زیادہ قدر کرتے تھے۔ جو سید آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا احتراماً آپ کھڑے ہو جاتے۔

آپ بڑے محبِ وطن تھے۔ اپنے وطن اور شہر سے گہری محبت رکھتے تھے۔ روہڑی اور اس شہر کے مہ جبینوں کی تعریف میں باقاعدہ نظم کہی۔ آپ کو صوفیائے کرام سے بھی گہرا لگاؤ تھا۔ شہباز قلندر۔ شاہ لطیف۔ سچل سرمست مخدوم محمد اسماعیل اور شاہ عنایت اللہ شہید کی درگاہوں کی زیارت کے لئے طویل سفر کئے۔

؎ فقیر عبدالقادر کہ صوفی و حنفی است۔ فگند طرح سکونت بہ قصبۂ لہری

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

آپ اگرچہ حنفی المذہب تھے۔ لیکن شیعہ عقائد سے بھی وابستگی رکھتے تھے۔
اپنے عقائد کو ایک شعر میں یوں بیان کرتے ہیں ؎

انا الشیعہ ولکن لا بری من الخلفاء ہم سرج الہدایہ
انا السنی ولکن ان الفضل لفاتح خیبرا والی الولایہ

یعنی میں شیعہ ہوں۔ لیکن اہلِ تشیع کی طرح خلفا سے بیزار نہیں۔ کیونکہ وہ
چراغِ ہدایت ہیں۔ میں سنی ہوں۔ لیکن فاتح خیبر حضرت علی کی دوسرے خلفا پر
فضیلت کا قائل ہوں۔

آپ ایک اور جگہ اپنے عقائد کا اظہار یوں کرتے ہیں ؎

معاویہ را ندارم دوست حیدر شاہد عالم
ز رفضم دورتر صدیق اکبر شاہد عالم
یزید و قوم او را میکنم لعنت ز غیرتِ دیں
شہیدِ کربلا سبطِ پیمبر شاہد عالم

آپ نے حضرت علی اور اماموں کی شان میں نظمیں کہیں۔ اس کے علاوہ
آپ محرم میں اہلِ تشیع کے ساتھ عزاداری بھی کرتے تھے۔
اس کے علاوہ صوفی ہونے کی حیثیت سے آپ شیعہ سنی جھگڑوں سے
گریز کرتے تھے۔ ؎

شیعہ سنی تھیوں سوکھا ـــ صوفی کون سڈا دے گا

تصوف میں وحدت الوجود کے حامی تھے ؎

مذہب داسٹ کوڑا جھگڑا ـــ وحدت دا ٹھن راہ

عشق کو مذہب کی روح سمجھتے تھے ؎

جنھوں عشق بتاوے راہ ـــ تنھوں کون کرے گمراہ
روز ازل کنوں بیدل پڑھا ـــ عشق والا احرام

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

یہاں حماد یہ ذریعہ سے فطرت اور وجودی مسلک پر یقین آپ کے نظریاتی تضاد کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔

بیدل نے اگرچہ صوفیاء کرام کی درگاہوں پر حاضری کے لئے لمبے لمبے سفر کئے۔ اور طویل مدت عشق کے پاپڑ بیلے لیکن تصنیف و تالیف کا سلسلہ بھی جاری رکھا۔ آپ نے زیادہ تر یہ کام قاضی پیر محمد کی صحبت کے دوران سرانجام دیا قاضی پیر محمد نے آپ کا بہت سا کلام لکھ کر محفوظ کیا۔ اور بہت سا بے پروائی کی وجہ سے ضائع بھی کر دیا۔

بیدل کی جن تصانیف کا تا حال علم ہوا ہے۔ درج ذیل ہیں۔

سندھی

(۱) وحدت نامہ (نظم)

(۲) فرائض نامہ (نظم)

سندھی سرائیکی

(۳) سرود نامہ (کافیاں۔ ڈوہڑے)

اردو

(۴) دیوانِ بیدل (نظم۔ غزل)

فارسی

(۵) سند الموحدین (نثر)

(۶) تقویت القلوب فی تذکرۃ المحبوب (نثر)

(۷) پنج گنج (نثر)

(۸) انشاء قادری (نثر)

(۹) قرۃ العین فی مناقب السبطین (نثر)

اہل بیت کی شان اور واقعہ کربلا کے بارے میں ہے۔

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

(۱۰) وصیت نامہ (نثر)

(۱۱) لغت میزان طب (نثر)

(۱۲) فی لطفِ احادیث صحاح ستہ (نثر)

تصوف اور روحانی علوم کے بارے میں احادیث کا مجموعہ مع تشریح ہے۔

(۱۳) دیوان منہاج الحقیقت (نظم)

(۱۴) دیوان سلوک الطالبین (نظم)

(۱۵) دیوان مصباح الطریقت (نظم)

(۱۶) مثنوی ریاض الفقر (نظم)

ایک ہزار اشعار میں صوفیانہ نکات کی تشریح ہے۔

(۱۷) مثنوی نہرالبحر (نظم)

مولانا رومی کے تتبع میں مختصر سی مثنوی ہے۔

(۱۸) مثنوی دلکشا (نظم)

آیاتِ قرآنی، احادیثِ نبوی، مولانا رومی اور حافظ شیرازی کے اشعار کی خوبصورت تشریحیں ہیں۔

(۱۹) تاریخ رحلت ہائے رجال اللہ (نظم)

(۲۰) ظہور نامہ

(۲۱) رموز القادری (نظم)

قصیدہ غوثیہ کی شرح ہے۔

(۲۲) کرسی نامہ صوفیانِ قادری (نظم)

(۲۳) ہیر رانجھا (نظم)

(۲۴) منتخب قصۂ لیلیٰ و مجنوں (نظم)

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

باب دوم

بیدؔل کی شاعری کا سرسری مطالعہ

بیدؔل نے مختلف زبانوں میں شاعری کی۔ جن میں سندھی، سرائیکی، ہندی، اردو، فارسی اور عربی شامل ہیں۔ آپ نے بعض ایسی نظمیں بھی کہیں۔ جو بیک وقت پانچ زبانوں میں ہیں۔ مثال کے طور پہ ایک نظم کا ایک بند ملاحظہ ہو ؎

لیس فی الدین الاہو ، ہو الحق المبیں !
اوست جسم و اوست جان و اوست افلاک و زمیں
وہ ہے روح اللہ، مریم ہے، وہ ہے روح الامیں
ہر طرف اس دا تماشا کیا مغ و کیا اہل دیں
سبھ صفت میں کیو ظہور و یار جانی تو دلربا

بیدؔل عام طور پہ اپنا تخلص بیدؔل استعمال کرتے تھے۔ لیکن بعض جگہ عبدالقادر

۱؎ بیدؔل کا کچھ کلام قاضی پیر محمد کی بے پروائی سے ضائع بھی ہوا ہے۔ اس کا ثبوت اس سے بھی ملتا ہے کہ آپ تقریباً ہر کافی میں رواج کے مطابق تخلص استعمال کرتے تھے۔ لیکن اب آپ کی بعض کافیوں میں تخلص نہیں ملتا۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان کافیوں کا کچھ حصہ ضائع ہو گیا ہے۔

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

یا قادر بھی استعمال کیا ہے ؎

عشق ازلی جن کھے آهي
کاڻ کُشن تن کھے ناهي
عبدالقادر چاڻ!
ناٿئين کنهين جي مرڪ سلڻ جي

؎ قادر عشق دیاں کراتباتیاں ـــ کہہ توں اناالحق والیاں باتیاں
جام وحدت پی ڈیہاں رتیاں ـــ ماریں طبل خدائی دا

اس کے علاوہ آپ نے اپنے فارسی دیوان سلوک الطالبین میں اپنا تخلص طالب استعمال کیا ہے۔

بیدل کی شاعری کے مطالعہ کے دوران جو خصوصیت سب سے پہلے سامنے آتی ہے وہ وحدت الوجود کا نظریہ ہے۔ بیدل نے اپنے تمام کلام میں بھرپور طور پر اس نظریے کا ذکر کیا ہے ؎

یار بے رنگی نور نہانی ـــ پہرے پوش آیو انسانی
سهس ولیس ساں پاڻ سنگاريو

؎ اپنی ذات چھپاوݨ کیتے ـــ بیدل نام سڈاوندے ہو

؎ مذہب داسٹ کوڑا جھگڑا ـــ وحدت داگھن راہ

وحدت الوجود کے ساتھ بیدل عشق کی تلقین بھی کرتے ہیں۔ بلکہ اسے خدائی نعمت قرار دیتے ہیں۔

؎ عشق عطا الٰہی ہے ـــ ہر جا نہ چیز بھائی ہے

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

سہ عشق عطا کیا تُوں تو کھے ـ بیدل کر شکرانہ

سہ عشق بازن جا منصب عالی ـ منکر جو متعن کارو

عشق حقیقی ہو یا مجازی بیدل دونوں پر جان نچھاور کرتے ہیں۔ فارسی غزل میں جس عشق اور معشوق کا تصور ابھرتا ہے۔ بیدل کے ہاں اس کا اظہار بھی پوری روایت کے ساتھ موجود ہے سہ

عشقش نہ منصبی است کہ ہر خس بدو رسد
... از ہزار خاص یکے کس بدو رسد
... نہ سوزد بہ قیل و قال
... مگر ... مقدس بدو رسد
... کہ کنایۃ زوصل اوست
لطفے کہ دست کوشش مفلس بدو رسد
مقصود دور راہ دراز و مجال تنگ
یارب کرم کہ بیدل بیکس بدو رسد

چونکہ اردو غزل فارسی غزل کے اثرات کے نتیجے میں پیدا ہوئی۔ اس لئے فارسی غزل کی جملہ صفات سے متصف ہے۔ بیدل اس روایت کا پورا احترام کرتے ہیں سہ

رات تجھ بن پکار رکھتے ہیں ـ دن سبھو انتظار رکھتے ہیں
لعل لب کی قسم کہ گوہر اشک ـ محض بہر نثار رکھتے ہیں
نزہتِ وصل یاد کرکے مدام ـ چشم کوں آبدار رکھتے ہیں
برق رخسار کے تماشا میں ـ دیدہ ابر بہار رکھتے ہیں
محفل دردِ عشق میں بیدل ـ عزت و افتخار رکھتے ہیں

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

تاریخ گوئی کا ملکہ بعض شعراء میں فطری ہوتا ہے اور ہمارے ہاں یہ فارسی سے آیا ہے۔ بیدل کو تو تاریخ گوئی میں کامل دسترس حاصل تھی۔ آپ نے اتنی تاریخیں کہیں کہ ایک پوری کتاب "تواریخ رحلت ہائے رجال اللہ" کے نام سے تیار ہو گئی۔ بیدل نے پیمبر اسلام، خلفائے راشدین، اماموں اور معروف صوفیائے کرام کے علاوہ اپنے دوستوں اور عزیزوں کی پیدائش اور وفات پر کئی کئی تاریخیں کہیں ان میں سے تین ملاحظہ ہوں

تاریخ واقعۂ کربلا

سه
اولین کبریٰ قیامت قتل اولادِ رسول
در سن شصت و یکم مثلش نباشد در وجود

تاریخ شہادت منصور

سه
دومی وسطیٰ قیامت واقع بس ہولناک
در نہم سال و سہ صد قتل شد حلاج بود

تاریخ وصال شہباز قلندر

سه

سرور سندھ قلندر کہ زہے سلطان بود
مخزن سر لدن مطلع نور جہان بود
شاہ بازی است کہ در عالم تمکین عروج
وصف طیرانش بیرون ز حد امکان بود
دُر دریائے معارف چمن باغ بقا
مرقد روشن او شہرہ بہ سیوستان بود
جامع شرع و توحید شد قطب الدین!
میر مخدوم حسینی و ولی عثمان بود

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

دل چوں تاریخ وصالش بجستہ زمردش
ہاتفم گفتہ کہ او لعل یمین عرفان بود
۱۱۵۰ھ

بیدل کی شاعری کی ایک خصوصیت علاقائی تہذیب و ثقافت کی بھرپور نمائندگی بھی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بیدل کے ہاں علاقائی رومان خصوصاً ہیر رانجھا کا ذکر بار بار ملتا ہے۔ بیدل کے ہاں رانجھا طالبِ حقیقت کی حیثیت سے ہیر کی تلاش میں سرگرداں پھرتا ہے ؎

تخت ہزارا چھوڑ ڈتوسی۔ جھنگ سیال سیباٹا

اور اس کا عشق ہیر کو دو جگ میں مشہور کر دیتا ہے۔

ہیر نوں رمز رانجھن دے کیتا۔ ملکیں وچ مشہور

اسی طرح سری کرشن، ہولی اور بندرابن کا ذکر اپنی تمام روایات کے ساتھ ملتا ہے ؎

بندرابن میں کھیلے ہوری ــ شام سندر دل لٹڑا زوری
چشم اوہیں دے ساڈوں چیٹک لایا

بیدل نے علاقائی تہذیب و ثقافت کی بھرپور نمائندگی کے لئے مقامی زبانوں یعنی سندھی، سرائیکی اور ہندی میں شاعری کی۔ انہوں نے ہندی میں بڑے خوبصورت اشلوک کہے ؎

منجاں سکھڑا کوئی نہیں، ہے ہردے اندر لعل
مورکھ گنڈھ کھولتا نہیں، کرمیا بھیا کنگال

؎ جگت باغیچہ رام کا، سندر من کے پھول
بھونرا واس دے واسطے اس میں آیا بھول

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

ے بجھڑی موہ اندھاریاں • چاندی موہ چکور
سادو مانگے اور کجھ • سنساری کجھ اور

ے ساڈھو جنم جنم سے انتر یامی بیک
مرنوں اگے جو مویا اس میں مین نہ میک

ے قاضی پنڈت پڑھ چکے بید کتب انیک
جا ہوئی ساہو رہی کون مٹاوے لیکھ

فارسی اور اردو شاعری میں عام طور پر محبوب سے اس کی بے وفائیوں کا گلہ شکوہ کیا جاتا ہے۔ اسے اکثر اوقات ظالم، جفاجو، ستمگر اور کافر کے القاب سے نوازا جاتا ہے۔ لیکن یہاں کی علاقائی شاعری میں محبوب سے عجز و انکسار اور خلوص و محبت سے بات کی جاتی ہے۔ بیدل کے کلام میں ڈھونڈے سے بھی محبوب کا شکوہ و شکایت نہیں ملتا۔ بلکہ وہ انتہائی انکسار اور نیازمندی سے اظہار محبت کرتے ہیں ے

سجدہ کیتا ساڈے ساہ ؛ رانجھے نوں روز ازل وچ سئیاں

بیدل نے اپنی شاعری میں کئی شعراء کا اثر لیا ہے جن میں سچل سرمست، شاہ لطیف مولانا رومی، حافظ شیرازی، مولانا جامی اور کئی دوسرے شامل ہیں ے

عشق عطا الٰہی جدا ؛ نہیں کوئی کسب کماون دا — سچل

ے عشق عطا الٰہی ہے ؛ بر ہر نہ چیز بجائی ہے — بیدل

ے غمزہ رمزاں یار میڈے دیاں ڈیکھ جو وتدا جائی
جتھاں کتھاں حاضر ناظر آپ کھڑا رنگ لائی
دھو مکہ ایتھا کتنہ جا نہ کیتں جاؤ

سچل

ع علوم مذاہب دے سٹ، سبق سلوک دا پڑھنا!
جتھاں کتھاں رانجھن وسدا کابل ولیس کرنا!
ڈھو معکمہ اینما کنتم کو حرف پکڑیا مول نہ مڑنا (بیدل)

ع شاد باش اے عشق خوش سودائے ما ٭ اے طبیب جملہ علت ہائے ما
اے دوائے نخوت و ناموس ما ٭ اے تو افلاطون و جالینوس ما
(رومی)

ع عشق ہے پیر پیغمبر میڈا ٭ عشق ہے ہادی رہبر میڈا
عشق ہے حیدر صفدر میڈا ٭ عشق ہے میڈی پشت پناہ
(بیدل)

ع آسماں بار امانت نتوانست کشید ٭ قرعہ فال بنام من دیوانہ زدند (حافظ)
ع باربرہ دا باری جو جاتا — عرش فلک افلاک نہ چاتا
عاشق سارا سرتے اٹھایا (بیدل)

ع متاب از عشق رو گرچہ مجازی است ٭ کہ آں بہر حقیقت کارسازی است (جامی)
ع سوہنٹاں راز حقیقت دا ہے ٭ لاشک عشق مجاز (بیدل)

جس طرح بیدل نے دوسرے شعراء سے اثر لیا۔ اسی طرح آپ نے بہت سے شعراء پر بھی اثر ڈالا ہے۔ سندھی کے معروف صوفی شاعر پیر علی گوہر شاہ اصغر کو کافی عرصہ بیدل نے تعلیم دی اور انہیں مولانا روم کی مثنوی سبقاً پڑھائی۔ یہی وجہ ہے کہ پیر علی گوہر شاہ کی شاعری میں تصوف کی گہری چھاپ موجود ہے۔

بیدل نے اپنے فرزند محمد محسن بیکس کی شاعری پر بھرپور اثر ڈالا۔ علاوہ ازیں بیدل کے زمانے میں آپ کے اثر کی وجہ سے روہڑی میں شاعری کا بڑا چرچا تھا، اس کے نتیجے میں سید نواب شاہ، محب علی شاہ اور فقیر علی بخش جیسے شاعر پیدا ہوئے اگر ان شعراء کے کلام پر بیدل کے اثرات بیان کئے جائیں تو یہ تحریر کافی طویل

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

ہو جائے گی۔ اس لئے یہاں صرف خواجہ فرید کے کلام پہ بیدل کے اثرات
ملاحظہ فرمائیے ؎

بار برہ دا باری جو جاتا ؛ عرش ملک افلاک نہ چاتا
عاشق سارا سرتے اٹھایا (بیدل)

؎ آپے یار محبت چایم ڑی ؛ ونج آپ کوں آپ پھسایم ڑی (فرید)

؎ سوہناں راز حقیقت دل ہے ؛ لاشک عشق مجاز (بیدل)

؎ وہ حضرت عشق مجازی ؛ سب راز رموز دی بازی (فرید)

؎ عشق ہے پیر پیغمبر میڈا ـ عشق ہے ہادی رہبر میڈا
عشق ہے حیدر صفدر میڈا ـ عشق ہے میڈی پشت پناہ (بیدل)

؎ قسم خدا دی قسم نبی دی ؛ عشق ہے چیز لذیذ عجیب (فرید)

؎ لیلیٰ ناں میڈا، کھس گھنسوں ـ قیس دا صبر قرار (بیدل)

؎ مجنوں کارن لیلے ہو کر ـ سو سو ناز ڈکھایا (فرید)

؎ دُر ہدایا کنز قدوری ـ طوطے نوں ڈبوے مغروری
جنہیں دا منصب ہے منصوری ـ کھیلے پرہ دی بازی سو (بیدل)

؎ سکھ ریت روش منصوری نوں
بن چھپ رکھ کنز قدوری نوں

(فرید)

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

باب سوم

بیدؔل کی سرائیکی شاعری کا تنقیدی جائزہ

بیدؔل کی سرائیکی شاعری کو دو حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے ایک حصّہ تو شاعری کے باقاعدہ اور مستقل موضوع انسانی حسن و عشق کے تذکرے سے تعلق رکھتا ہے اور دوسرا حصّہ نذری شاعری کا ہے جس کا تعلق وحدت الوجود اور عشق الٰہی سے ہے۔

؎ عشق دے ہاتھوں بیدؔل
جگ وچ جیونڑ محض اجایا

بیدؔل کے دور میں ذہین طبقہ تصوف کی طرف مائل تھا۔ کیونکہ تصوف عام طور پر دورِ انحطاط میں مقبولیت حاصل کرتا ہے اور اس وقت سندھ کے سیاسی اور سماجی حالات افراتفری اور شکست و ریخت کا شکار تھے۔

بیدؔل سے کچھ پہلے مددخان پٹھان کی قتل و غارت، کلہوڑا خاندان کا زوال بعض معزز شخصیتوں مثلاً شاہ عنایت جھوک والے مخدوم عبدالرحمٰن، میر بہرام خان، میر صوبدار خان، سرفراز خان اور میر بجار خان کے بہیمانہ قتل ایسے سانحے تھے، جنہوں نے لوگوں میں دنیا کی بے ثباتی اور ناپائیداری کا احساس گہرا کر دیا تھا۔

بیدؔل کے اپنے عہد میں تالپور حکمرانوں کو انگریزوں نے شکست دے کر پورے سندھ پر قبضہ کر لیا۔ اس قبضے کے دوران ان اجنبی حکمرانوں نے شاہی

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

محلات کو جب بیدردی سے لوٹا ۔ بیگمات سے زیورات اور کپڑے اتار کر انھیں ننگا کیا۔ حیدر آباد اور خیرپور کے حکمرانوں کو لوٹا ۔ کلکتہ اور ہزاری باغ میں نظربند کیا ۔ اس سے پورے سندھ میں مایوسی اور خوف و ہراس پیدا ہوگیا ۔ اور لوگوں میں زندگی سے بیزاری اور خانقاہی نظام میں سکون کی تلاش کا رجحان غالب آگیا ۔

عام طور پر کسی شاعر کے تنقیدی مطالعے میں اس کے مزاج اور عقائد کے علاوہ اس دور کے سیاسی و سماجی حالات سے پیدا ہونے والے نظریات کا مطالعہ ضروری ہوتا ہے ۔

بیدل کی سرائیکی شاعری پر اس عہد کے سیاسی و سماجی حالات سے پیدا ہونے والے نظریات کے ساتھ ساتھ آپ کے مزاج کا بھی گہرا اثر ہے ۔ اگرچہ بیدل کی شاعری میں خاندانی مذہبی عقائد کا بھی پرتو ملتا ہے جس کا اظہار مناقب، تاریخ گوئی اور مرثیوں میں ملتا ہے ۔ لیکن یہ رسمی قسم کی شاعری ہے ۔ بیدل کی بھرپور شاعری جو زیادہ تر "دوہڑوں" کافیوں اور سی حرفیوں پر مشتمل ہے ۔ وجودی نظریئے اور عشق الٰہی سے متعلق ہے ۔

انگریزوں کی آمد سے سندھ کے جاگیردارانہ سماج میں کوئی خاص تبدیلی نہیں آئی ۔ انہوں نے نہ صرف اس نظام کو باقی رکھا بلکہ کئی نئے جاگیردار بھی پیدا کیے ۔ لوگ جن کی اکثریت زمین سے وابستہ تھی اسی طرح جاگیرداروں کے دامن سے بندھے رہے اور پہلے کی طرح اپنی غلامانہ زندگی پر شاکر و صابر رہے ۔ حتیٰ کہ غلامی کا تصور صوفیانہ شاعری میں نفرت انگیز لہجے کی بجائے خوبصورت معنی میں استعمال ہوتا رہا ۔ بیدل فرماتے ہیں ؎

باھوپ والی قید میں آیا ۔ نبی علی راہتھ نام سدایا
چھوڑ خدائی خطاب

اس دور میں جاگیرداروں کی غلامی نے لوگوں کے شعور ذات کو اتنا کمزور کر دیا کہ وہ اس کی نفی کو ایک اچھا عمل تصور کرنے لگے ؎

نابودی وچ اپنا جانی ۔ سالک سارا وجود

معدومی دے مے خانے توں — پُر پی جام شہود

ایسے سماج کے اندر مظلوم طبقے کے اندر انسانی عظمت کے احساس کا مر جانا لازمی تھا نتیجتہً وہ خود کو مسکین کمزور اور بیکس سمجھنے لگے یہی وجہ ہے کہ بیدلؔ کے کلام میں اکثر اوقات اپنے لیے نمانے کا لفظ استعمال ہوتا رہا۔ ممکن ہے بیدلؔ تخلص بھی انھیں خیالات کا عکس ہو ؎

ڈیکھ اساڈا حال نماناں — مہر نظر مڑ بھال

بیا سبھ عالم وسدا ہسدا — عاشق پھرن نمانے
بار جنہاں سر آیا

بیدلؔ ایک شریف اور منکسر انسان تھے۔ آپ کی شاعری میں یہ منکسر المزاجی اور دھیما پن آپ کے اس مزاج کا پرتو ہے کیونکہ آپ اپنے ہمعصر شاعر حسن خان فاری کے کلام کی گھن گرج اور شان و شوکت کی بجائے اپنے کلام میں نرمی اور سادگی کا زیادہ اظہار کرتے ہیں۔

جہاں انقلابی فکر رکھنے والے نقاد تصوف کو دورِ انحطاط کی علامت گرداتے ہیں۔ وہاں وہ اس بات سے انکار نہیں کر سکتے کہ کوئی نظریہ سراپا برائی نہیں ہوتا تصوف نے دورِ انحطاط کی پیداوار ہونے کے باوجود دنیا پر بھرپور مثبت اثرات بھی ڈالے ہیں۔ انسان کے اندر جو شیطان چھپا ہوا ہے اس سے ہمیشہ فیصلہ کن جنگ صوفیا نے کر کے لڑی ہے اور اس پر غالب بھی رہے ہے۔ یہی وجہ ہے کہ صوفیا کے کردار نے ہر جگہ علماء کی بوجھل علمی بحثوں کی نسبت زیادہ لوگوں کو متاثر کیا ہے ؎

عالم فاضل وچ مسیتیں بہہ بہہ مسئلے کرندے
نیک نامی کوں چھوڑ اساں ہُن راہ رندی دے ٹُرندے
با جھوں حرف عشق دے بیدلؔ بیا کوئی سبق نہ پڑھدے

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

ے لوکاں کنز قدوری پڑھ سے عاشق علم لدنی
وحدت دے دنیا میں عقیدی نہ شیعی نہ سنی
بیدل نال یقین بنھائیں چھوڑ دلیلاں ظنی

جیسا کہ فیروز الدین منصور نے لکھا ہے جب حاکم و محکوم کی تہذیبیں ایک دوسرے پر اثر انداز ہونے کے ساتھ ایک نئی مشترکہ تہذیب کی صورت میں نشو و نما پاتی ہیں اتحاد اور یک جہتی کے جذبے کو ابھارنے کے لئے اس زمانے میں وحدت الوجود کا ہتھیار موثر ثابت ہوتا ہے۔

کلہوڑوں کے بعد ٹالپوروں اور ان کے بعد انگریزوں کو اس بات کی سخت ضرورت تھی۔ اس نظریے کو پروان چڑھایا جائے۔ تاکہ اتحاد اور یک جہتی کے نام پر وہ اپنی بادشاہت یا حکومت کو مستقل کر سکیں۔

وجودی نظریے نے جہاں ان کی اس ضرورت کو پورا کیا۔ وہاں اس نے لوگوں کے درمیان مذہبی تعصب کو ختم کرکے رواداری کے جذبے کی بھی حوصلہ افزائی کی۔ اور اس طرح مختلف مذاہب کے پیروؤں کو ایک دوسرے کے قریب آنے کا موقع دیا ے

آپے ہندو مومن ایک — وتج عقیدے وحدت والے

انگریزوں نے اگرچہ جاگیردارانہ سماج کو باقی رکھا۔ لیکن وہ اپنے ساتھ نئی ایجادات اور نئے خیالات بھی لے آئے۔ جس سے جاگیردارانہ سماج کے ٹوٹنے اور پرانے خیالات میں تبدیلی کی غیر معلوم بنیادیں ضرور پڑ گئیں۔ بیدل جیسے ذہین انسان نے ان خیالات کا پرتو دیکھ لیا یہی وجہ ہے کہ بیدل کے پرانہ مذہبی خیالات پر تنقید ملتی ہے ے

آپے وسدا آپے — ہے شیعہ سنی کون!

ے مذہب واسطے کوڑا جھگڑا — وحدت دا بگھن راہ

فریڈرک اینگلز نے بالزاک کے ایک ناول کے مطالعے کے بعد کہا تھا۔ کہ مجھے

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

اس ناول نے فرانس کی تاریخ کو سمجھنے میں تاریخ کی کتابوں سے کہیں زیادہ مدد دی ہے بیدل کے کلام میں بھی ہمیں اس عہد کے خیالات و نظریات کا بھرپور عکس ملتا ہے اور یہی فن کی معراج ہے ۔

بیدل نے بعض شعراء کی طرح اپنے نظریات کا ڈھنڈورا نہیں پیٹا بلکہ انہیں خوبصورتی اور سادگی سے مدھم لے میں علامتی انداز میں اس طرح پیش کیا ہے جیسے

ع میں نے یہ جانا کہ گویا یہ بھی میرے دل میں ہے

علامات کا استعمال سیاسی جبر و تشدد کے دور میں صرف اپنے خیالات کو معانی پہنانے کے لئے نہیں ہوتا بلکہ فن کی خوبصورتی اور بلند معیار کا بھی اظہار ہوتا ہے۔ بیدل کے ان علامات نے فن کو معراج کی منزل پہ پہنچایا ہے ۔

فریڈرک اینگلز کے خیال کے مطابق کسی تخلیق میں مقصد جتنا زیادہ چھپا ہوا ہوگا۔ فن پارہ اتنا ہی بلند ہوگا۔ بیدل نے اپنی شاعری میں علامات کے ذریعے اپنے کلام کو خوبصورت لباس پہنا کر قاری کے سامنے پیش کیا ہے ۔ جس سے آپ کا فن کسی مُلا کی تبلیغ کی بجائے کسی گلوکار کی مترنم آواز بن گیا ہے ۔ یہی وجہ ہے کہ بیدل کے ہاں صوفی، منصور، رانجھا اور کنز ہدایہ اپنے علامتی معنوں میں ملتے ہیں سے

شیعہ سنی بھیتوں سوکھا ـ صوفی کون سڈا دے گا

ــ منصوری مذہب دے باجھوں ـ اس رستے آوے کون؟

ــ سجدہ کیتا سا ڈے ساہ ـ رانجھے کوں روزِ ازل وچ سئیں

ــ ملاں پڑھدے کنز ہدایہ ـ رندی رمز سناوے کون؟

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

حصّہ دوم

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

ڈوہڑے

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

(۱)

کشفؔ قبور قلوب نہ منگیں، منگیں درد ہِکلّا
مَے نوشاں دا مشرب چوکھا تسبیح چھوڑ مُصلّا!
منصوری منصب دا بیدلؔ ہے مقصود مُعلّٰی!

(۲)

ماہی نال اساڈیاں اکھیاں لگیاں وُہ وہ لوکاں
شاہ حسن دیاں فوجاں چڑھیاں نازدیاں مارن نوکاں
بیدلؔ عشق محبت باجھوں بی سبھ کُوڑی ٹھوکاں

(۳)

نرگس نین ساڈے دلبر دے یاوت پریم پیالے
بازاں وانگوں ڈیون باولیں کھاون خوب نوالے
بیدلؔ ماس دلیں دا منگدے کون انہاں نوں پالے

(۴)

آہو چشم ساڈے سجناں دی' یاوت شیر شکاری
برچھی وانگ ڈکھالی ڈیندین یا کالی تیز کٹاری
نیزا ناز نشنگ مریندے ہانک[1] وچ ہسواری
بیدلؔ بچن محال انہیں دا' جا اکھیاں ڈٹھی

۱ دلیر، بہادر ۲ ہوشیار، چالاک

(۵)

عالم فاضل وچ میتیں بہہ بہہ مسئلے کُرندے
نیک نامی نوں چھوڑ اساں ہُن راہ رندی دا ٹُرندے
باجھوں حرف عشق دے بیدل ہیا کوئی سبق نہ پڑھندے

(۶)

ذات صفات پچھا کر جانیں کوئی بھول نہ بھُلیں
جیہی ویہی بیس میں ویکھیں چال ادب دی چلیں
وحدت دی وادی میں آکر ول نہ پچھوتیں ولیں

(۷)

عشق لگا تدبیراں چکیاں بار غماں سر آیا
درد فراق دا سندے نہ سینے سوز سمایا
بیدل یرد دے باجھوں جگ میں جیون مُحض اجایا

(۸)

جنگ جدل مذہب والی سالک ترت مٹیندی
ذوالفقار پیر دی جھٹ کر بستی نہ بھیندی
بیخودی دی مے پی بیدل میں دی بات پٹیندی

نہ جھیندی

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

(۹)

حاجی حج ثواب دے طالب، عشق عشاقاں بھاؤندا
محبوباں دی طرف تنہاں نے کرن طواف ستاندا
جنھاں جمال ماہی دا ڈٹھا، حج قبول انہاندا

(۱۰)

عشق اساڈے سر تے سیلں ڈاڈھا کٹک چڑھایا
ابرو چشم تے خال زلف دی، چھلکے تاب ڈکھایا
حسن دی فوج دی ڈیکھ سیاست میں تاں ہوش گنوایا

(۱۱)

نین سیاہی سُر سُر واہی، مغلاں وانگ مریندے
بیکس بیدل شودیاں نوں ہس ہس قتل کریندے
لٹ کھسر مار اجاڑ بناون، جیہی طرف چڑھیندے

(۱۲)

رانجھو نال پریت لگایم، چھوڑکے مٹا ہجاری
رنگ پور دے وچ مول نہ رہساں ویساں تخت ہزاری
نیناں دے وچ نین لگا کے، سرت گنوایم ساری
میں تاں رانجھو ہو بولیس، کر ندین شکر گزاری

---

۱ مراد ویلیات سے الاہ ۲ فرہنگ ملاحظہ فرمائیں ۳ فرہنگ ملاحظہ فرمائیں ۴ جوش عشق ۵ فرہنگ ملاحظہ فرمائیں ۶ نشتہ

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

(۱۳)

ماہی نال اساڈیاں اکھیاں، آ اچانک اڑیاں
ناز حُسن دیاں فوجاں ڈیکھو نال کٹک دے چڑھیاں
بیدل بے پرواہ بلاشک خون کریندیاں کھڑیاں

(۱۴)

لوکاں کنز قدوری پڑھدے، عاشق علم لدُنّی
وحدت دے دریا میں بھیندی، نہ شیعی نہ سُنّی
بیدل، نال یقین نبھائیں، چھوڑ دلیلاں ظنّی

(۱۵)

ہُو دے باجھوں، بیا سبھ پڑھیا، سانوں عشق بھُلایا
وحدت دی تحصیل میں مطلب بیا سبھ علم اجایا
بیدل تھی غلام اٹھاندا جنھاں مذہب دین گنوایا

---

۱۵ ۱۵ ترتیب ملاحظہ نہیں

کافیاں

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

۱

اُج پیا ہوری کھیلن آیا
سبھیں رنگنے بیرنگ سمایا
سبھیں روپ اُروپ سماوت ـ وحدت کثرت رمز بتاوت
نوع بہ نوع جانی جلوہ پایا
بندرابن میں کھیلے ہوری ـ شام سُندر دِل لُٹدا زوری
چشم ابرو نے سانوں چیٹک لایا
عطر گلال عبیر اُڈاون ! ـ گھٹ گھٹ گیت الستی گاون
ہس ہس میں نوں تیر چلایا
بیدل ہوری حیرت والی تیہی کھیلن کھیل نرالی !!
بار برہ جنہاں جُم بھر چایا

---

۱ محبوب ۲ ہولی ۳ بیکڑوں ۴ فرہنگ ملاحظہ فرمائیں ۵ فرہنگ ملاحظہ فرمائیں
۶ اصلی۔

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

۲

جانی جوگی دا کر بھانا
راہ مسافر آوندا!

سر پر کلغی مکھ وچ مُرلی ۔ گیت اَلستی گاوندا
رنگ پور دے وچ بالک بن کے ۔ رانجھو رمزاں لاوندا
مشتاقاں نوں مارن کیتے ۔ خونی چشماں چاوندا
گھور نیناں دی نال اچانک ۔ ہیر نمانی نوں گھاوندا
بیداں نال کرم کر موہنا لاکر نینہہ نبھاوندا

اُسر جوگ[۱]

---

۱ ۔ ناتھ ۔ جوگی

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

۳

چلوری سئیاں چمن چا ویکھیں
آپ چمن میں آیا

آیا شاہ حسن دل جانی ـ باغ صفاتی وچ سیلانی
رنگ چمن پیا کو رایا
الف دی صورت سرو سوہنارا ـ اثباتی نوں کر اظہارا
وہم وجود ونجایا!
ہر گل میں خوشبو ہکائی ـ وحدت دے وچ بوٹ بسائی
چھوڑ پیا فکر اجایا
بیدل "ثم وجہ اللہ" ـ ہر جا گل گلزاری دہ دہ
ہادی حق فرمایا!!

سربسونت

فرہنگ ملاحظہ فرمائیں

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

۴

دِلبر ساڈے وِیڑھے
ناں اللہ تئیں آنا

مشتاقاں نوں نال نہ ہردے ۔ ماہی مکھ وِکھانا
دردمنداں نوں نال نہ ہردے ۔ اِتنا نہ ترسانا
کدھاں کریسیں ٹحب مسافر ۔ ساڈے کول توں ٹھانا
بیدل آکھے تیڈے باجھوں
ساڈا روح نمانا

(سُر بلاولی)

عہ نام

۵

دم مولا دم مولا
نہیں اتھاں کجھ بھولا

دین کفر دا ویکھ وکھایا ۔ رمز رندی دا رولا
پیہرن والا ہکو رانجھن ۔ لکھیں ہزاریں چولا
اوّل آخر ھو حق ظاہر ۔ گم تھیا وچوں گولا
لاشک آپ نوں ہوئی تھجن ۔ بنی جھینڈا گولا
بیدل بھن کر بابرتھیوس
عبدیت دا اولا !

(سر جوگ)

ط پنڈ

۶

ڈاڈھا اوقات کو آیا
سر منصور دے یارو!

اوہ اوقات دی حالت - اُسکوں گجھڑا راز سُلایا
لُوں لُوں اندر جا اوہدی سوز دا بھڑ سمایا
برہوں دا بانکے بار تھنیرا بسم اللہ کر جایا
بعد اماماں اوہ عاشق نُوں گھاءُ عشق دا گھایا
عشق دے پا جھُوں بیدل
جگ وچ جیونُ محض اجایا

(سر بلاولی)

---

۱ فرہنگ ملاحظہ فرمائیں ۲ گھاؤ

۷

ڈاڈھا چیٹک لایا
اکھاں ناز بھریاں

ڈیکھو سیالیں مزیں غزیں ۔ رانجھو دا روح ریجھایا
صورت والا ویس عجائب ۔ بہوں سانوں خوش آیا
سُدھ اہیں نوں ساری بھلی ۔ جی گھوڑ نیناں دی گھایا
تخت ہزارا چھوڑ ڈتوسی ۔ جھنگ سیال سیایا
گلی محبوباں دی جاوے کوئی
بیدل بخت سوایا

(سُہر کا مول)

---

۱ زیادہ ۔ صدقہ ۔ تصدق ۲ پسند آیا

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

۸

رنگ ثبوت صفاتی دا
آھے شعلہ شمع الٰہی دا

آدم بن کے زمین تے آیم — نوح اُتے طوفان چڑھایم
کھوڑی وِچ خلیل سڑایم — جلوہ ذات ضیائی دا
کڈاں قاری آیاتی وِچ — کڈاں وت رند خرابی وِچ
ہوحق ہر شو اشباتی وِچ — ناں سفید سیاہی دا
کڈاں قلزم وانگر جوشی — کڈاں وت بیخود وِچ مدہوشی
کڈاں حیرت سوں ہم آغوشی — کڈاں احوال جُدائی دا
"انا احمد" رمز نہانی — "بلا میم" احد عیانی
سُبحانی ما اعظم شانی — شان شرافت شاہی دا
قادر عشق دیاں کر اثباتیاں — کہہ توں "انا الحق" والیاں باتیاں
جام وحدت پی ڈیہاں راتیاں — ماریں طبل خُدائی دا

شربردہ

---

۱ جھٹی ۲ دیکھنا ۳ فرہنگ ملاحظہ فرمائیں ۴ فرہنگ ملاحظہ فرمائیں

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

۹

سانوں محبوباں دی ماݨئے
ڈاڈھے پینگھ لایا

ڈیون طعنے ماہی والے ۔ سانوں لوک ایاݨئے
دو نیناں درد دکھایا
ناز نیاز دے تیڈے میڈے ۔ گالہیں گاوسن گاݨئے
محبت شور مچایا
بیا سبھ عالم رسدا وسدا ۔ عاشق پھرن نماݨئے
بار جنہاں سر آیا
نفل نمازیں ورد وظائف ۔ عشق بنا ملوانئے
کرندے جہد اجایا
ڈو ہیں جہان ظاہر باطن بیدل خیال اکاݨئے
عشق والا رکھ رایا
(سرجوگ)

۱؎ بے قراری ۔ جادو

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

۱۰

سانوں نیناں دے ناز
ڈاڈھا چیٹک لایا، لایا

جو چیک جائی ڈلیسی جائی ۔ سر وچ سوز گداز
عشق جنہیں سر آیا، آیا
[1] روز الست اساڈی رہاں ۔ عشق دا سُن آواز
بار غماں سر چایا، چایا
محبوباں دے نین شکاری ۔ جیویں بحری باز
کھوڑ اتھاں دی گھایا، گھایا
شاہ منصور جیہی بے سر ہویا ۔ صورت وچ مجاز
سر حقیقت پایا، پایا
بیدل نال سبب دے ساڈوں ۔ ہادی ملیا همراز
عشق خودی نوں کھایا، کھایا

(سر جوگ)

---

[1] فرہنگ ملاحظہ فرمائیں

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

۱۱

سوہنا تیڈی چشماں
ساکوں چیٹک لائی

من مُشتاقاں دا رمزیں غمزیں — گھور تُساڈی گھایا
دام زلف دی دلڑی ساڈی — نال فریب پھسایا
روح اساڈی نال روز ازل وچ — پرت دا پیچ توپایا
ڈیکھن سیتی سوہنی صورت — محبت مچ مچایا
بیدل بردا تیڈڑے در دا — جنھن سر تیڈڑا سایا

(سُر بسنت)

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

۱۲

شاہنشاہ سیالیں دے وچ
شوقوں چاک سدایا

تخت ہزارے والے نوں تھیا ـ بیر کرن دا رایا
یار بیرنگی کاں تماشے ـ سبھیں رنگ بنایا
شاہ لباس چاکاں دے پہرے ـ کثرت ٹھاہ کھٹایا
وچھلی آہیں دی دل ساڈی نوں ـ رمزیں نال رجھایا
ٹھگ دلیں دے ساکوں بیدل
ڈاڈھا چیٹک لایا!

(سرجوگ)

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

۱۳

شاہ دریا لہر وچ آیا
بیرنگی وچوں رنگ بنایا

موج محیط دی کیتا پسارا ۔ اندر باہر یار نیارا
آپ وچ آپے آپ سمایا!
بار برھ دا باری جو جاتا ۔ عرش ملک افلاک نہ چاتا
عاشق سارا سر تے اٹھایا
عاشق دم منصوری مارن ۔ مویاں نوں "قم" آکھ جیارن
سر سبحانی عشق الایا!
بیدل جو باطن سو ظاہر ڈٹھیں تھیویں جد ان توں باہر
عشق عجب اسرار چھپایا

(سُرکامول)

عا

آسماں بار امانت نتوانست کشید — قرعۂ فال بنام من دیوانہ زدند (حافظ)

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

۱۴

شاہ حُسن دا شان

برصہ بیان کریندا

شاہ حُسن دیاں عجائب چالیں ــ نُتو نُتو ڈیندا روز ڈکھالیں
صورت وِچ سُلطان ــ اکھیاں آن اُڑیندا
شاہ حُسن دیاں چڑھیاں فوجاں ــ جل دے وانگن ڈیون موجاں
تُرت کرے طوفان ! ــ جسم جہاز بوڑیندا !
شاہِ حُسن دیاں ہل ہنگاماں ــ نیندا دین کفر اسلاماں
جابرِ وِچ جولان ! ! ــ "لِمن الملک" پڑھیندا
شاہ حسن دا ڈیکھ تجلّی ــ چھوڑ ڈتا صنعان مصلّی
خوک چریندا خاں ــ وِچ قدم دھریندا
قبل الموت مریندا جوئی ــ حسن دا شان سنجانے سوئی
بیدلؔ عشق عیان ــ دم منصوری مریندا

(سرآسا)

ــــــــــــــــ

۱ فرہنگ ملاحظہ فرمائیں

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

۱۵

عشق لگا ساکوں مایا مایا مایا۱

عشق داہِمنا وِچ سیالیں ۔ چھم اساں سر چایا چایا چایا
عشق جوگی دا الویں اچانک ۔ سر اساڈڑے آیا آیا آیا
ایہیں سیالی ماہ میڈے توں ۔ ڈاڈھا چیٹک لایا لایا لایا
صورت والڑی ویس ہیں الجھن ۔ پیچ ساڈے نال پایا پایا پایا
چاک سڈاوݨ ذات چھپاوݨ
بیدل یار دا رایا رایا رایا

(سُر جھنگلو)

---

۱ سرمایہ ۔ پونجی ۔

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

۱۶

عشق کیا الہام ـــ شگر[1] شنیڈ سناویگا
ردم ردم میں رام ـــ گیت الستی گاویگا

عاشق لوگ ابھیاس کماوے ـــ انحد[2] باجا برہ بجاوے
ھوھو ھل ھنگام ـــ محبت شور مچاویگا
جل تھل مظہر حق دا رایا ـــ آدم مخزن سر نیارا
محبت والے مام ـــ سنت[3] سچا سمجھاویگا
بیدل برہ کی بازی کھیلے ـــ "فی انفسکم" راز پچھیلے
چھوڑ کفر اسلام ـــ ہرجا حکم ہلاوے گا

(سُر کلیان)

۱؎ شور۔ آواز ۲؎ فرہنگ ملاحظہ فرمائیں ۳؎ نیک ۴؎ فرہنگ ملاحظہ فرمائیں

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

۱۷

کوئی عاشق بے سر بے پا ۔ اس رستے میں آوے گا
دو جگ اپنا جوئی گنوائے ۔ سو منصب پاوے گا
عقل علم دی جا نہ کائی ۔ دین کفر جل جاوے گا
جس ویلے عشق دی آتش ۔ پھوک اُڑاہ مچاوے گا
مذہب دی باتیاں نوں ربا ۔ یک پل وچ اُڈاوے گا
صوفی لا مذہب مستی وچ ۔ "انا الحق" الاوے گا
شیعہ سُنّی تھیوݨ سوکھا ۔ صوفی کون سڈاوے گا
بے سری دا منصب پا کر ۔ سولی سر چڑھاوے گا
بیدل جوئی وحدت دے وچ ۔ وہم وجود ونجاوے گا
جا بجا آہیں کوں جتائی ۔ ماہی مکھ وکھاوے گا

(سُر مالکوس)

---

۱ ضرور ۔ یقینی ۔ سچ مچ

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

۱۸

لُٹ نیتئی دِل ساڈی ـ ہُݨ کریندائیں ماݨا
در تیڈڑے تے سوہݨا سائیں ـ روح اساڈا وکاݨا
ڈیکھ کے تیڈیاں بےپرواہیاں ـ ساڈا جی کُماݨا
شوق تیڈے دا شغل چنگیرا ـ ساڈے ساہ سیباݨا
شمع حسن دا بیدل عاشق
تھیا دِل تھی پرواݨا

(سُر جوگ)

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

۱۹

ماریا مینوں، جوگی کیہا جادو لایا
جوگی ڈاڈھا جادو لایا

میں نمانی نوں رانجھن ڈیکھو — جادو جوڑ بچھایا
دھن دھن مُرلی دی سُن ہیں تیّاں — رو رو حال ونجایا
سبھ سیالیں خوش رسدیاں وسدیاں — برھ ساڈے بھاگیں آیا
عشق اساڈے سرناز حسن دا — کیڈا کٹک چڑھایا
ہیر حیرت وچ بیدل نت جالے
ڈیکھو رانجھو دا رایا!

(سُر مالکوس)

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

سکھی وسے آپ دکھی رہے آپ ۔ توں کجھ آپ نوں وچوں نہ آئی
آپ سوہنا آپ رہے میاں

"کثرت" والڑا مٹھا ٹھالیں ۔ یار غماں دا سر تے چالیں
جالے وچ عذاب

بانھیں والی قیدیں آیا ۔ نبی علی راتھ نام سڈایا
چھوڑ خدائی خطاب

شاہ شہید دا بیک بناوندا ۔ شان شہادت پر توں پاوندا
ہستی دا چھوڑ حجاب

مستی دے وچ من کروندا ۔ سوز گداز دی سولی چڑھندا
سٹ سوال جواب

بیدل سمجھ توں گالھ ہماری ۔ شہ سینے وچ ہویا بیکاری
جان خودی نوں خواب

(مہر دلیسی)

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

۲۱

سالک سیر سلوک دا کر ـ چڑھ عشق والی عرفات
تیڈے وچ حقیقی کعبہ ـ کر دور سبھا درجات
بدھ احرام توں[۱] وحدت والا ـ ہک جانی ذات صفات
وچ صفا مروے محبت دے ـ دم دوڑیں ڈینہاں رات
کر قربان خودی نوں بیدل ـ پھر عشق دا ڈس اثبات

(ٹُھمر سارنگ)

---

۱ فرہنگ ملاحظہ فرمائیں

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

۲۲

سالک چھوڑ وجود ـ بیا کجھ فن فنون نہ چلندا

نابودی وچ اپنا جانی ـ سالک سارا شُود
لا اِلٰہ زبانوں آکھیں ـ نہیں تھیو نابُود
باجھوں فنا دے مول نہ تھیوے ـ منصوری مقصود
معدومی دے مے خانہ توں ـ پُر پی جام شہود
"موتوا قبل الموت" میں تیڈا ـ بیدل ہے بہبود

(سُرجوگ)

---

۱ فرہنگ ملاحظہ فرمائیں

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

۲۳

آ وس نیڑے یار ۔ دلبر نہ تے یں مرویساں
ساڈے دل دی طرف تساڈے ۔ تانگھ لگی تکرار!
آنگن اساڈے سوہنا سائیں ۔ آسیں توں کہڑے وار
دردمنداں دیاں سُن دھائیں ۔ مُکھ ڈکھا من ٹھار
سوز فراق دے کیتے خستہ ۔ سوہنا نہیں توں سنبھار[1]
دُھو مُشکم[2] اپنے قول کوں
بیدل نال توں پار[3]

(سُر جھنگلو)

---

[1] سنبھال [2] فرہنگ ملاحظہ فرمائیں [3] نبھا

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

٢٤

حُسن تساڈے سِہیں چاڑھیے ـ سولی تے منصور
خونی نین خماری تیڈے ـ مست پھرن مخمور
چوٹ چشم دی، عشاقاں نوں ـ کیتا چکنا چور
شیخ صنعانؔ نوں کیتا عشقے ـ ملکیں وِچ مشہور
تیڈے کیتے کھڑا اُپکارے ـ موسےؑ بر سر طور
تیڈے مشتاقاں نوں نہ بھاون ـ توں بن حور قصور
ہر شئے دے وِچ کیتا جلوے ـ تیڈی ذات ظہور
بے دِل وحدت دا کتی ماہر
وہم دوئی دا کر دور!

(شُر بلاولی)

؂۱ فرہنگ ملاحظہ فرمائیں

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

۲۵

ساڈی طرف سینہا پہنتا ۔ ہے اج سوہنٹے یار
آسوں دیس لتاڈے جائے ۔ صورت کر سینگار
خلعت خاص حسن دی پہری ۔ آ تھیسوں اظہار
صورت وچ ڈکھالی ڈیسوں ۔ تینوں آ تکرار
ناز دے ناوک خوب مریسوں ۔ کر سوں خون ہزار
کہنیں نوں آتش وچ سٹسوں ۔ کہنیں نوں سر دار
لیلےٰ ناں سڈ اکھس گھنسوں قیس دا جبر قرار
بیدل ڈیکھ حسن دے اولے
نور ساڈا نروار

(سر پردہ)

۱۔ فرہنگ ملاحظہ فرمائیں۔

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

عشق دی کر امدا دے
لُٹ تساڈے میں بگیاں یار

نظر نہ آئی اصل اسانوں ـ شوق جیہی کائی شادی
عقل اندوہ کنوں بجگیاں یار
ویرانی وچ حسن ہنگامے ـ آن کیتی آبادی
تار نیناں دی میں تگیاں یار
حسن دے آئے، حال ہوئی ـ آپ کنوں آزادی
نوبتاں نیہں دیاں وجگیاں یار
بیدل نالے رکھ ہر حالے ـ تینوں ہے قسم خدا دی
رانجھا توں رمزاں اگیاں یار

(سُرکامبول)

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

۴۷

عشق لگا تدبیراں بُھلیاں
عقل دا گیا اختیار

ناوک ناز دا لگڑا جنہنّاں نوں ۔ رو ندا زار و زار
عالم فاضل عشقوں ہوندے ۔ جے سر بے دستار
شاہ رانجھو کنوں تخت چھڑایا ۔ کیویں تخت ہزار
حکما آن وچایا عشقے ۔ یوسف وچ بازار
پیر طریقت خوک چراوے ۔ گل دے وچ زُنّار
شاہ منصور نے رہیے کیتا ۔ سُولی دا ہیوار
بیدل درد عشق دی کشتی
ترت پچا وے پار!

(سُر جوگ)

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

۲۸

عشق دے لاڈن کیتے ۔ چھوڑیں تخت ہزار
چاک سڈاوندا ۔ آپ لکا وندا
جھنگ سیالیں رانجھو آیا ۔ عبدیت دا منصب پایا
اپنی خواہش ڈھو لئے ۔ سر تے چاتا بار
گلی گلی وچ پھیرا پاوندے ۔ نال سیالیں رمزاں لاوندے
مکھ وچ مرلی رکھیندا ۔ کرندا درد پکار
چھوڑیں شاہی پھریں گدائی ۔ رانجھو رکھندا خیال خدائی
عشق دی وبھلی وجھیندا ۔ روندا زار و زار
جوگ کماون جھیندا ۔ "انا" الاون دم اٹھیندا
نعرہ نیہن مریندا ۔ آپ تھیا اظہار
ہویا ظاہر شاہ نہانا ۔ انھیں انھیں ذاکر بہانا
کیہی چال چلیندا ۔ بیدل رانجھو یار

(سُر پوربی)

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

۲۹

نیہن دے نکتے سالک سمجھن
کڈاں نہ پرچھن[1] اور !!

اُلٹا بھید سویرے والا! ۔ سُن سُن عقل تھیوے متوالا
ذہن رہے بے زور !!
عارف علم لگجھی دے عالم ۔ وحدت والے صوفی سالم
ویندے کتاباں چھوڑ !!
رند لگانے چھوڑ کتاباں! ۔ ویندے شوق دے راہ شتاباں
دام دوئی دا توڑ !
احدیت دا علم پڑھیندے ۔ دم منصوری مردمریندے
بہندے تخت لہور !
بیدلؔ خیال خودی دا کھاویں ۔ تڈاں توں مطلب ڈل دا پاویں
وہم ہسیائی دا بوڑ
(سر بروہ)

1۔ سمجھنا۔

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

۴۰

ظاہر بیں سمجھ نہیں سگّندی ۔ رنداں والڑا راز
سوہناں راہ حقیقت دا ہے ۔ لاشک عشق مجاز
"لن ترانی"[1] عشقاں نالے ۔ اُہا نِسوڑا[2] ناز
"من خدا"[3] عطار نہ آکھیا ۔ اُنھیں دا ہا آواز
آپ اکھیندا یار "اناالحق" ۔ سُولی چڑھ سرباز
کتھاں بٹھاوے نازدی مسند ۔ کتھے دل کُرندا نیاز
کتھاں بے پرواہ جلیندا ۔ کتھے وچ سوز گداز
بیدل دو جگ طعمہ[4] کریندا ۔ عشقے دا شہباز

(سُرنٹ کلیان)

---

[1] فرہنگ ملاحظہ فرمائیں [2] بالکل سراسر [3] فرہنگ ملاحظہ فرمائیں [4] لُقمہ

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

۴۱

صورت دا واپاری
آیا ساڈے دیس

عشق دے کیتے رانجھن کیتا ۔ چھوڑ کے تخت ہزاری
جوگی والڑے ویس
رنگ پور دے وچ ڈیرا کر کے ۔ شاہ پھرے بکھیاری
درد کیتا درویش
درد فراقوں در در رانجھو ۔ رو رو کردے زاری
عشق دا ہے آبیش
آ اٹھائیں سر تے چاتس ۔ بار ڈکھاندی باری
پرت لائی پردیس
بیدل جیہی کیتی یاروں ۔ ہزاریں ہک واری
ناوک تانڑ ری

(سُرنٹ کلیان)

---

۱ چاہت محبت۔

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

آپے ہندو مومن ایک
وچ عقیدے "وحدت" والے

حاجی بن کے مکّے ویندا ـ آپ کہے لبیک
کاشی متھرا آپ پجاوے ـ آپ کرے سر ٹیک
کائی "انا الحق" دا دم مارے ـ کائی نمازی نیک
ہر مظہر وچ بیدل آکھے
یار سلام علیک

---

۱ فرہنگ ملاحظہ فرمائیں ۲ فرہنگ ملاحظہ فرمائیں
۳ ـــ دیدہ اوحدی بخاک درت
گوید اے طوطیا "سلام علیک"
(خواجہ عز جہاں اوحدی)

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

۳۳

آ توں اساڈے کول ۔ سدا جیویں میں نمانی دا ڈھول
تیڈے شعر توں نت کریندیاں ۔ بگی بگی د بج بگول
سر تیڈے توں سوہنا سائیں ۔ جندڑی گھتاں میں گھول
نال عشاقاں دے رل مل راول ۔ مٹھڑی بولڑی ' بول
درش تیڈے دا بیدل پیاسی
سگھڑ اگھونگٹ کھول!

(سر دھناسری)

ما۔ دیدار

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

۳۴

راتیں ڈیہناں رکھیں دم نالے ۔ وحدت والا خیال نے میاں
آپے عشق بے سر بے پا! ۔ آپے حسن کمال وے میاں
سر اپنے دھر بیر دا نازا! ۔ کرندا جور جمال وے میاں
چاک سڈاؤندا وچ سیالیں ۔ شاہ شوریدہ حال وے میاں
درد عشق دا طالب تھیویں ۔ چھوڑ سبھا قیل و قال وے میاں
وحدت دے شہبازاں وانگر ۔ دوئی دا توڑ دوال وے میاں

بیدل آدم حیاتی دا جالیں
خیال "ہمہ" دے نال وے میاں

(سُرنٹ کلیان)

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

۳۵

رانجھا تخت ہزارے دا سائیں ـ سئیاں دی نج پال!!
تیڈے نال ہیں ملک بیچ ملیاں ـ سن رہیا سبھ سیال
تیڈے باجھوں ہک پل بیت ـ ساکوں سو سو سال
جھنگی ماڑی دی خوشبو ہی ہے پالی ـ لگڑی دامن نال
ڈیکھ اساڈا حال نماناں ـ مہر نظر کر بھال
ساد اساڈے سجدہ تو ڈوں ـ سوہنا لہیں سنبھال
بیدل تیڈا دامن لگڑا
منگدا قرب کمال

(سُرجوگ)

۳۶

رنگ پور ساڈے وچ نہ بھاویں ـــ ویساں رانجھو دے نال
روزِ ازل کنوں رانجھن آیا ـــ ساڈا محرم حال
باجھوں ماہی دے ساکوں جگ وچ ـــ جیونڑ ہو یا جنجال
تخت ہزارے دا شاہ سیالی ـــ چلندا چاکاں دی چال
بیخودی دا جام پیتو سے ـــ جلوہ ڈٹھے جمال
دین کفر لحظے وچ لڑھیا ـــ عشق دے جذب جلال
راہ منصوری اصل طریقت ـــ بیا سبھ خام خیال
خیال ہمہ دے نال توں بیدل
کوئی ڈاہڑا جال

(سر جوگ)

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

۳۷

عشق دے اُلٹے کھیل
کوئی بانکا کھیلے

کھیت عشق دی یک پل وِچ ــ بر ہا کریندا بھیل
شاہ منصور نوں بر ہا بنایا ــ عاشقاں دا سرخیل
شیخ صنعان جیہی کئی معتقد ! ــ نیہن دا ڈاڈھا نیل
ساعت ساعت سولی ڈاہوں ــ محبتیاں دا میل
بیدل جنہن نوں عشق نہ لگڑا
اُتھیں دی حق دا ویل !

(سُرکامول)

ا۔ فریاد

۳۸

عشق دی اُلٹی چال

برہا دی اُلٹی چال ڑے میاں

راہ اِہیں وِچ کئی دِلاور ـ درد کیتے پائمال
ناہیں مردیاں نہ میں جیندیاں ـ ہئے ہئے میڈے حال
رنگپور دے وِچ مُول نہ رہیاں ـ ویساں ماہی ڈے نال
توں باجھوں ساڈا جی نمانڑاں ـ مہر نظر مُڑ بھال
بیدل کثرت چھوڑ تے تھیوے
وحدت نال وِصال

(سُر جھنگلو)

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

٣٩

ڈیکھو رانول رمزاں لایا
کیہیں کیہیں اساڈے نال

جنھن دا رنگ نکو نشانی ۔ نا ارضی نا اسمانی
آصورت وچ انسانی ۔ سو جلوہ ڈیندا جانی
ڈیکھ ہوش عقل کنوں گیاں ۔ بیرنگ برنگ مثال
ایویں یار دا آہا رایا ۔ سبھ صورت آپ سمایا
کتھاں وحدت راز چھپایا ۔ کتھاں انا الحق الایا
حیرت وچ میں جو پئیاں ۔ ویکھ نو نو جوت جمال
سوہنا صورت بن بن آوے ۔ آ جھگڑیاں رمزاں لاوے
برہیں دا دود دکھاوے ۔ عشق والی دید اڑاوے
میں گھور نیناں دی گھیاں ۔ ڈیکھ چشمیں دی الٹی چال
کتھے مومن کتھے مغانہ ۔ کتھے فقہ پڑھے فرزانہ

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

کتھ عشق دے وچ افسانہ ۔ انہیں موج کیتا مستانہ

حیران تے بیخود تھیاں ۔ ہے سمجھن گال محال
سبھ زہد عبادت چھوڑیں ۔ وچ جان جسم نوں بوڑیں
"ہستی" دا مگرا توڑیں ۔ بیدل "بھانبڑ" نوں لوڑیں
لا من تن برہیں بھیاں ۔ رکھ وحدت والا خیال

(سُر بردہ)

مڑ وڈیاگا ۓ غرور

۴۰

رُخ رانجھو دا کعبہ قبلہ ۔ عشق دا بدھ احرام
لُوں لُوں دے وچ لبیک دی وائی ۔ ھو ھو ہُن ھنگام
نال طواف طلب دے ست توں ۔ خیال خودی دا خام
وچ صفا و مروی ہجرت دے ۔ بے سر و پا بھسر گام
سر عرفات عشق دے ہوندا ۔ عارف نوں الہام
خانے خاص خدائی دے وچ ۔ بیدل کر بسرام

(سر جوگ)

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

۴۱

آپے وسدا آپے رسدا ــ ہے شیعہ سنی کون؟
دین کفر اوصاف اُنھیں دے ــ کتھے موسیٰ کتھے فرعون؟
کیمیا گر اکسیر اہوئی ــ جیہا شیہا تیہا کون؟
کتھاں حقی آپ سڑاؤندا ــ مست کتھاں مجنون؟
کثرت دے وچ آپ پہریس ــ جامہ گُونا گون؟
بیدل رنگ دے اوڑ دیکھیں
بیرنگی بے چُون؟

(سُر بلاول)

۴۲

اوسیں کول اساڈے کیڈا نہاں
نت نہاریاں تساڈیاں راہاں

فوج حسن دی کٹیاں — تیغ نیناں دی کٹھیاں!
مائے محبوباں دی کٹھیاں — دردِ فراق توں کریندیاں ڈھاہاں
توں ہے میڈا موہن مٹھڑا — توں جیہا اور نہیں ڈِٹھڑا
تو توں کیونکر جانواں چٹڑا — تیڈی منگدیاں نت نگاہاں
زوراں زوری لتوڑی جالات — پیچ پریت دا میں نال پات
دل ہن کیونکر چیتڑا جات — حسن عشق ساڈے دیاں آہاں
بس الاویں توں بیدل نالے — تیڈے کیتے کڈھ صدا کنالے
تیڈی پریت کوں بیٹھا پالے — سٹ خیال ثواب گناہاں

(مشر گنوری)

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

۴۳

آتوں سنجھ صباحیں
ساڈے ویڑھے

توں بن ساڈا حال نہ کوئی ۔ دلبر دور نہ جائیں!
نال اللہ دے یار پیارل ۔ ساڈیاں بخش خطائیں!
نال تیڈے جگ قدم ہلیاں ۔ اپنا ننگ نبھائیں!
اچانک لنوڑی لات ۔ ہُن دل چت نہ چائیں!
بیدل توں بن پھرے دیگاناں ۔
ماہی مکھ ڈکھائیں

(سُہرنٹ کلیان)

---

۴۴ اُداس

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

۴۴

باجھ تیڈے مرجاوندیاں! — طرف ساڈے مُڑ آئیں
پلپل سخوں یاد جو پوندیاں — تیڈیاں وسدیاں جائیں
اگٹ اساڈے یار مسافر! — سگھڑا پھیرا پائیں
نال عشاقاں راتیاں ڈینہاں — رمزاں نیاں نیاں لائیں
بیدلؔ جیویں جوں ڈہاڑا
گٹ ہادی دا گائیں

(سربردہ)

۴۵

تیرے لئی میں دلبر ــ پھرندا ہی دربدر ہوں
رندی و عاشقی میں ــ مشہور وِچ شہر ہوں
تیری گلی میں اوندی! ــ نت نت میں پھیرا پاؤندی
کیونکر توں مکھ چھپاؤندی ــ درسن کی منتظر ہوں
ساڈی طرف توں آویں ــ مڑکے کداں نہ جاویں
چاہیں تے ہس الاویں ــ مشتاق یک نظر ہوں
چشماں دیاں مارچوٹاں ــ عاشق دیاں بھنیج توں اوٹاں
رکھن بہہ دلیں دیاں گوٹاں ــ چشم براہ گزر ہوں
بیدل ندھر نماناں ــ آدر تیڈے وکاناں
ایڈا توں کر نہ ماناں ــ تیڈا میں خاک در ہوں

(سر برده)

سلیمہ پیارا

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

۴۶

چھنڈ اچال "انانیت" دی — ہر مظہر سلطان
شیعہ آپ نوں ناجی جانے — رکھدا عالی شان
سنی کر دیدار دے دعوے — خاص سڈا دے خان
ہندو مشرک سمور دیندے — باتیاں کر بیان
وچ بہشت[1] وڑن نئیں ڈیندا — ہے کون مسلمان
ڈڈو[2] ڈپھیر چمار تے چوہڑا — ہر کو وتج ایمان
سمجھیں سر حقیقت "ہر" دی — چھند قول پڑھ سجان
بیدل یاد کریندا ظاہر
آپ نوں ہر عنوان

(سُر بلاولی)

---

۱ بہشت ۲ کندذہن، بُدھو

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

۴۷

رانجھو نال میں ویساں
کھیڑاں بھیڑاں کنوں نگیاں

عشق اساڈا شرم ونجایا ــــ ہُنْ میں پدھر پولیساں
میں ماہی دے ملک جو ہوئی ــــ شہر ڈھنڈ دراڈیساں
خاک مبارک در رانجھو دی ــــ چاہ کنوں میں چیساں
میں رنگ پور توں کیتی بیزاری
بیدلؔ ول نہ ویساں

(سُر بلاولی)

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

۴۸

ساڈیاں تساڈیاں گالھیں ـــ بہہ بہہ کرسن لوکاں
نین تساڈے ساعت ساعت ـــ ناز دیاں مارن نوکاں
راہ مسافر مار گھتیوئی ـــ چشماں دی ڈُتوئی چوکاں
دل ساڈے وچ آ کر دیرا ـــ اکھیاں دے وچ جھوکاں
عشق والیاں دی عمر سجائی ـــ پل سبھ پھرندی پھوکاں
بیوس بگیاں اکھیاں بیدل
سہساں لوکاں دی ٹوکاں

(سُر جوگ)

۴۹

عشق دی بازی کھیلن عاشق
سر سر بازی لَیّاں

پہلے داؤ دِلیں نوں نیتا ۔ بازی بردہ دی بے خود کیتا
حال کنوں میں بگیاں !
کیتی فوج حسن اسواری ۔ نیناں دی گھن دست کٹاری
گھائل گھور دی تھیّاں
آندے جاندے تیر چلاوندے ۔ سر عشاق نشان پھراوندے
نین سپاہی سنیاں
جلوا نور مقدس ذاتی ۔ ظاہر تھیا وِچ پوش صفاتی
لاش برہا دیاں بھیّاں
بیدل برہا دا چوکھا مشرب ۔ درد عشق وِچ ساڈا مطلب
سکھے پریت دے پتیاں

(سُہر بردہ)

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

۵۰

کیہی لاٹ یار رجانی
برہا دیاں سانوں نُجیاں

عشق دے جادو جوڑ بچپالیو — محبت کیتی مستانی
پیش نہ جاندے پیاں
لوکاں لیکھے گئی افعالوں — درد کیتی دیوانی!
ہوش عقل کنوں گیاں
بیدل تینوں دِل من ڈِترا — دیکھ حسن حیرانی
موج نیناں دی نیاں

(سُر جوگ)

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

۱۵

بگیاں، بگیاں بگیاں، دیداں بگیاں

سر دے زین سیاہی ـ وانگ شہبازاں ڈبیاں
جوگی دا مینوں جادو لگڑا ـ کرم قبیلے توں بھجیاں
مائی بابل عشق چھڑایا ـ تار تنا ڈڑے میں تگیاں
تیڈے طعنے ڈیون میں کوں ـ ل سیالیاں سبگیاں۔
بیدل توں ہن اورن پئیاں
تیڈیاں گالھیاں اگیاں

(سُر جنگلو)

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

۵۲

میں نوں چاک نہ بھائیں
شاہ ہزارا میں ہوں

ولیں چاکانداپرتوں پھریم ۔ ساڈا سر سنجائیں
نور نیارا میں ہوں
جنھن منصور نوں ایسر کیتا ۔ جی توں ولیہ آئیں
سر سر سارا میں ہوں
من خدایم موج میں آکھیم ۔ پئی کنھن طرف نہ تائیں
حق اظہارا میں ہوں
بیدل بیشک ظاہر باطن ۔ ذات میں ذات سنجائیں
سچ چمکارا میں ہوں

(سُر جوگ)

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

۵۳

مَیں تے بیراگن تھیاں ، تھیاں، تھیاں تھیاں

خویش قبیلہ چھوڑ کر آئن ! ــ پیش رانجھوڑے پیاں پیاں پیاں
بے دس لگڑا عشق اساڈا ! ــ نال سیلانی ستیاں ستیاں ستیاں
برہا دیاں بھڑکن راتیں ڈینہاں ــ تن من ساڈڑے بھیاں بھیاں بھیاں
ویلیاں ہزارے نال پیارے ــ جھنگ گھنوں میں گیاں گیاں گیاں
بیدل ساڈڑے نال ازل دے
عشق ٹکوراں لیاں لیاں لیاں

(سُر جھنگلو)

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

۵۴

مُیں سیالاں مٹھیاں جوگی دے نال!
اکھیاں دے پھٹیاں نوں کون پچھاوے

جوگی تخت ھـــزاروں آیا ـ مُرلی اُٹھیں دی شور مچایا
لٹیاں برہا دیاں بھیـــاں
رمز نیناں دی میں کا ڈھرڑی ـ بھُل گئی مینوں ہے جند مٹھڑی
ناز اٹھــاں دے نیئــاں
شاہ رانجھو دی الٹی چالے ـ چاک سڈاوے وچ سیالے
سرت رکھو کُتی سیّاں
نین سپاہی کرن لڑائی ـ ناز دی آون فوج چڑھائی
گھور اٹھاں دی ٹھیـــاں
بیدل عشق حسن حق جانیں ـ پوش اٹھیں وچ شہ نوں پچھانیں
ہیاں گا لئیں سب گیاں

(سُر جوگ)

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

٥٥

یار توں سہیں رنگ سمائیں

عرشوں آ عرب وچ سائیں ـ احمد نام سدائیں
آدم دیچ ظہورا کرکے ـ نینھوں ملک نوائیں
کا تھے دین مذہب تے حکم ـ کا تھے کفر کمائیں
فتوی ڈے کر اپنوں آپے ـ سولی پکڑ چڑھائیں
واعظ تھیں توں وچ مسیتیں ـ کا تھے ناچ نچائیں
آہیں آپ بہانے بیدل
"انا الحق" الائیں !!

(سُر جھنگلو)

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

۵۶

نِت نہاریاں میں راھاں
راہاں ، راہاں ، راہاں وے

پار دریاواں رانجھن سُندا ـ عشق ساڈے دیاں آہاں آہاں مل
ریت ، بھاری ندیاں ڈونگھیاں ـ بیڑیاں تِن ڈبیون، بانہاں بانہاں بانہاں
درد ماہی دے دلڑی نیتی ـ وِسر گئیاں سبھ واہاں واہاں واہاں
پار عرش لنگھ پوندیاں بیدل !!
درد عشق دیاں دھاہاں دھاہاں دھاہاں

(سُر جھنگلو)

۱۔ چارہ ، تدبیر

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

۵۷

نین لگی رزوار سیّئیاں
عشق دا مہنا سرتے چییساں

پار چناہاں رانجھو وسدا ۔ کوکاں میں اُردوار
رین اندھاری میں پیلے ولیساں
عشق نیتا آرام اساڈا ۔ چھوڑ سبھو گھر بار!
رو رو رانجھن دی جھوک تھیساں
رمز رانجھو دی ڈیکھ میں تھیاں ۔ بے وس بے اختیار
سر سرواہ سبھوئی سٹیساں!!
وسّوں گئی دل ساڈی ۔ لوکو نیناں دی بلگڑی نار[۲]
میں ماہی دے پیش پولیساں
میں ماہی ہک ذات اہلسے ۔ دوئی کیتا سانوں دھار[۳]
بیدل سر وحدت بجھیساں

(سُر جوگ)

---

[۱] ظاہر [۲] چاہ۔محبت [۳] جُدا

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

۵۸

عشق نہیں کوئی چرپے بازی
سُولی سر چڑھاوݨ وے میاں

جام عشق دا جوئی پیوسے ـ لکھ لکھ واری مر مر جیوسے
سوئی راز دا واقف تھیوے ـ سہل نہیں لنؤ لاوݨ
عشق اماماں نوں ڈِتڑی ڈکھالی ـ آکھݨ گالھ اتھاں دی کھالی
ویکھ اُنھاں دی ہمت عالی ـ بار غماں سرچاوݨ
عشق منصور دے نال کیا کیتا ـ عاشق درد پیالڑا پیتا
موزح نیناں جنھن نوں نیتا ـ چُکا اسی مُڑ آوݨ!
عشقے خون خاصاں دا ہاریا ـ صُوفی دا سرنیزے چاڑھیا
عشق نہیں کائی عشرت یارا ـ سینے سوز سماوݨ
بیدل جوئی دم توں جیویں ـ درد عشق دا طالب تھیویں
سوز گداز دا پیالڑا پیویں؟
بیا سبھ کوڑ کماوݨ وے میاں

(سرآسا)

---

۱ فرہنگ ملاحظہ فرمائیں

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

۵۹

کہو عشق کہاں سے آئے ہو
اب پھر کہاں دل جائے ہو

تیری ریت رسم اہلی ـــ دام درد دا پھر ندائیں چالی
کنھن دی تو دل کھل کھلائی ـــ کنھن نوں دار چڑھائی ہو
کنھن نوں وچ اڑاہ سٹاویں ـــ کنھن نوں دل معراج سڈاویں
کنھن نوں قبر ستوں قتل کراویں ـــ کنھن نوں زہر پلائی ہو
یونس پیٹ مچھی دے گھتا ـــ یوسف نوں وچ کھوہے سٹا
کرم ایوب نبی نوں بخشیا ـــ ول بھرجیس جلائی ہو
بے شرنامہ سر عطاری ـــ صوفی سر نیزے ہسواری
سر برہان خلق دے خواری ـــ خاماں عام ہنسائی ہو
بیدل تیڈے دامن بگڑا ـــ تنھن دے گل گھت سک دا سگڑا
تیڈے تارے تیڈے تگڑا ـــ منگئے دان دلائی ہو!

(ثمر بلا دلی)

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

۶۰

جنھن نوں عشق بتاوے راہ
تنھن نوں کون کرے گمراہ

عشق ہے پیر پیغمبر میڈا ـ عشق ہے ہادی رہبر میڈا
عشق ہے حیدر صفدر میڈا ـ عشق ہے میڈی پشت پناہ
عشق جڈاں وت حکم ہلاوے ـ یوسفؑ نوں بازار وِچاوے
بوالعجب چت پھی ڈے پاوے ـ عشق ہے اصلوں شاہنشاہ
عشق اناالحق نال کیا کیتا ـ شاہاں جام شہادت پیتا
گھنگیاں ٹھڈیا گھنڈیاں بھنیا ـ برہا دی ذات ہے بے پرواہ
عشق اناالحق دا دم مارے ـ سُولی تے منصور نوں چاڑھے
شمس الحق دا پوست اتارے ـ عشق دی اعلیٰ ہے درگاہ
بیدل عشق منگیں درگاہوں ـ بِھکھن اٹھیں بھگن دیاں باہنوں
عشقوں رسیدا توں اٹھیں راہوں ـ رکھ اٹھیں ڈھن چت دا چاہ

(سُر بلاولی)

---

۱ فرہنگ ملاحظہ فرمائیں ۲ فرہنگ ملاحظہ فرمائیں ۳ بہت ۴ فرہنگ ملاحظہ فرمائیں ۵ عقل مند۔ ہوشیار۔

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

٦١

مذہب دا سٹ کوڑا جھگڑا
وحدت دا گھن راہ

منصوری منصب وچ تھیون ۔ کل قصہ کوتاہ!
اپنی سر حقیقت دی رکھ ۔ عاقل توں آگاہ
وحدت دا نت خیال کماویں ۔ چھوڑ ثواب گناہ
بیرنگے دے رنگ میں تھیوے ۔ محو سفید سیاہ
نال یقین دے ہر صورت میں ۔ ویکھ توں وجہ اللہ
بیدلؔ درد و جہاں نہ یابی ۔ بر نا جیہا بادشاہ

(سرجوگ)

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

۶۲

بھلا مقیوں ڈھولیا
ساڈوں درس وکھا

وچ فراقیں کاہل ہویاں ـ خون جگر دا کھا
طرف عشاقاں دے رمزیں غمزیں ـ چوری چشماں چا
شاہ منصور نوں سولی ڈتڑا ـ سول تساڈے دی ساء
تبریزی دا پوسٹ لہوایا ـ گھور تساڈے دی گھا
ساڈے نال بھی سوہنا سائیں ـ ڈاڈھی کالنوڑی لا
درد عشق دا یار اساں نوں ـ بھر کر جام پلا
بیدل تیڈڑے دامن لگڑا
اپنا ننگ نبھا

(سُر جھنگلو)

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

۶۳

عشقے کا دریا
بے کنار عمیق سُنیجے!

وِچ ترنگ اکھیں دے یارو ــ دو جگ رہن سماد
لہراکھیں دی پل وِچ لوڑھے ــ عقل دا کُل اُٹھا
"مِن خدا" دیاں مارے موجاں ــ برہا بے پروا
غازی غوطہ مارن اُن وِچ ــ گُم کرن سرپا
بیدل صدقے وِچ اُنھاں توں
جنھاں کیئی جان فدا

(سُر سارنگ)

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

۶۴

اللہ کرے شالا[1] آوے
رانجھو ساڈے ویڑھے

جنھاں دے کیتے بیٹھی کدیاں ــ ملن سو پھیرڑا پاوے
دلبر ساڈے ویڑے

ہیرنوں پیا کجھ خیال نہ کوئی ــ رانجھو دا راہ پچھاوے
ماریے عشق اویڑے

جی ہکوار ہی ماہی مہروں ــ عاشقاں دے نال الاڈے
صدق ونجاں سو پھیری

ساہ کنوں ہیج سوہنا سائیں ــ بیدل سرتٹ[2] سیباوے
شال وسے نت نیڑے!

(شُر جوگ)

---

۱ شالا ۔ اللہ کرے ۲ زیادہ داؤ

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

۶۵

آ ہے عشق عجب اوقات
جس پر آوے اس سمجھاوے

عشق آدم کوں ڈتڑی ڈکھالی ۔ اُس بہشتوں ہولئے نکالی
رو رو ڈینہاں رات ۔ ملکاں فلکاں کُوک سُناوے
نوح نبی طوفان کرائیس ۔ ابراہیم کوں آگ سٹائیس
ڈتے یونسؑ مچھی دے وات ۔ سر یوسفؑ دا مل چکاوے
زکریا سر کرت وہائیس ۔ میر یحییٰ کوں ذبح کرائیس
ہے برملا اہا ئی بات ۔ زوراں زوری طبل وجاوے
عشق اماماں نال کیا رکیت ۔ شاہاں جام شہادت پیتا

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

آ ، سارا کھتیا اثبات ــ غازیاں سِر سروا ہ گنواوے
شاہ منصور دے آیا نیڑے ــ کپ ٹک کیتس بیرے بیرے
رکھن وست قرب اکات ــ شیخ عطار دا سیس کٹاوے
شمس الحق تے صوفی نالے ــ عشق چکھالیس سخت کٹالے
بیدل برہ برات ــ کوئی منصب عالی پاوے

(سر آسا)

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

٩٦

حُسن بسنت بہار بے رنگی
چمن کھلیا چودھاری وے

"اَینما تُوَلّو" عاشقاں نوں ___ آپ ڈسّن دِلداری وے
"ثَمّ وجہ اللّٰہ" ڈیکھ تماشا ___ چار طرف گلزاری وے
نقش نگار عجائب بنّیا ___ ہار سنگھار ہزاری وے
گلبدن گلزار ہیں آیا ___ ہر جا تے مہکاری وے

پھول کھلے کیناں بھی پھولے ___ اور کھلے گل اناری وے
سرو سنبل سوسن صدبرگی ___ برہیں عجب بہاری وے
باجھوں ڈیکھن یار پیارے ___ سیر چمن بیکاری وے
بیدل بو بہار دی پاویں ___ سرت وِنجاویں ساری وے

(سُر بسنت)

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

٦٧

دَم اللہ عشق کیتے ہیں جانی وے
دَم اللہ تیہن دی میں ہاں تیانی وے

عشق آدمؑ دے نال کیا کیتا نینوں نیر وہایا
ابراہیمؑ نوں زوراں زوری آتش وچ سٹایا
اسمٰعیلؑ کوں ذبح کریندا بنڈا برہا دقانی ڈے
عشق نبی یعقوب کوں ڈِتڑا داغ فراق دا ڈاڈھا
زلیخا کان یوسفؑ ڈے کیتا طرف مصر دے کاڈھا
یحییٰؑ زکریاؑ دے لہو وَہہ وَہہ ورہ وہائی ڈے
عشق کہیں دے نال نہ کیتی جیہی نال اماماں
سر افشاں پا کاندھ ہویا بیدل ہنگاماں
کربلا دی سر زمین تے ہوئی قیامت جائی ڈے
پچھے وت منصور کوں عشقے سولی پکڑ چڑھایا

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

شیخ عطار دا سیس کٹا کے شمس دا پوش لہوایا
صنعاں ڈیکھ سیاست انہیں دی پھیر نہ آکھو کجرائی دے
شاہ شرف سرمد دے سر تے دردکیتی دھاڑ دھاڑی
صوفی دا سر عشق چڑھایا نیزے تے نرواری
کیئی سالک وتن سدھانڑے بار غماں سرجائی دے
مجنوں واں لیلیٰ دے کیتے ڈاڈھا جی جکھیندا
شیریں لئی فرہاد فراقے ییں دا ٹکر ٹکیندا
ہیر رانجھو کوں بیدل ہے کیہی چاٹ چکھائی دے

(سرجوگ)

مـــا فرہنگ ملاحظہ فرمائیں

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

۲۸

سکھ رمز وجود وجاون دی
نہیں حاجت پڑھن پڑھاون دی

اکھراں دے وچ جولی اڑیا ـ عشق دی چاڑھی مول نہ چڑھیا
اثباتی دا علم جو پڑھیا ـ موج اتھیں سر ساون دی
بارش برہا دی جئیں سر آئی ـ سوز عشق وچ جالے سدائی
بے درداں کوں گل نہ کائی ـ درد دلے دے دکھاون دی
نال دلیل نہ لبھسی دلبر ـ عقل نہ اوڈیں تھیسی رہبر
سمجھے عام[۱] کو صوفی بے سر ـ شاہی طبل وچاون دی
بحر عمیق میں جوئی پلوسی ـ دین کفر دا دفتر دھوسی
ساری سدھ انھیں کوں ہوسی ـ ذات صفات سماون دی
بے سانگا کھڑ وحدت دی من توں ـ طلسم وہم دوئی دا بھن توں
وچ عروج نزول دے گھن توں ـ لذت آون جاون دی

۱؎ شدرہ ۔ پہیلی

۷۹

عشق دا اعلےٰ شان
مشکل سگھدے سمجھ سیانے

عشق دا مسئلہ عاشق جانن ـ موج منصوری سالک مانن
چھوڑ خودی کوں نمان ـ سینے دے وچ یار سمانے
حسن دا قبلہ صحیح کیتوسی ـ سر خوباں دی نذر ڈیتوسی
سرت والا سامان بِنـ ـ لٹ گھِنّیا محبوب ڈِے مانے
مُلا قاضی پڑھن کتاباں ـ بیٹھے تولن ڈوہ ثواباں
نیہں بنا نادان ـ مام محبت دی کون پچھانے
محویت جڈاں پل پیوسی ـ صرف نحو سبھ بھل گیوسی
نیتا کفر ایمان ـ وحدت دے احوال اُکانے
بیدل چھوڑ حیوانی ہستی ـ حال حلاج دی مان توں مستی
مرد سوئی میدان ـ جوئی اپنا آپ سنجانے

(سُرنٹ کلیان)

ط اشارہ ۔ پہیلی

سی حرفیاں

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

(ا)

الف
آکھن دی کائی گل نہیں جو توں
جتھ کتھ آپ وکھاوندا ہیں

ب
بجلی وانگ جھلکار ڈکھاوت
آپ توں آپ چھپاؤندا ہیں!

ت
تاب تجلی دا کون جھلے
کوہ طور نوں ریت بناوندا ہیں

ث
"ثمّ وجہ اللہ" آپ کھیو ہر رنگ میں
رنگ رساوندا ہیں

ج
جلوہ نور جمال ڈیکھو ہر شے ہیں
شاہ ظہور کیتا!

ح
حل پیا وچ فلک فلک میں
خاک نوں مظہر نور کیتا

خ
خاک دے حق لولاک آکھیس
انہیں خانے نوں بیت معمور کیتا

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

د
دوست دا رایا اینویں آہا
ان اعرف سر مشہور کیتا

ذ
ذوق وصال دا سوئی پاوے
جو ہستی نوں مار ہٹاؤندا ہے
ر
رمز روحانی سوئی جانے
جو لئی چھوڑ جسم نوں جاوندا ہے
ز
زُہد علم دی جاء نہیں
روح منصب عالی پاوندا ہے
س
سر دا واقف جو ئی تھیوے
سوئی گیت انا الحق گاوندا ہے

ش
شاہ لباس چاکاندے وچ
مخفی ہو کے جھنگ سیال آیا رے
ص
صلوعلیہ و آلہٖ سوہنا رے
صاحب حسن کمال آیا رے
ض
ضو شمس دا چھپ گیا
جلوہ نور جمال آیا رے

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

ط طاق بھی طاقت عاشقاں دی!
جذباں شاہد خوب خیال آیا رے

ظ ظاہر نور ظہور کیتا سوہنے
روپ سروپ بنایا رے
ع عاشق ویکھ حیران ہوئی
جھٹ کھٹ رانجھو رنگ لایا رے
غ غیرت عشق دی غیر نیتا
سوہنے سجھو آپ سڈایا رے
ف فرق نہیں ہمہ اوست دے وچ!
کل شئی ھو اللہ پایا رے

ق قال نوں چھوڑ تے حال ییں رہ
جے توں حال حقیقی پاونا ہے
ک کار "موتوا قبل الموت" دی کر
جے توں جانے اصل مرجاونا ہے
ل لا الہ نوں من سوں لاہ جی توں
فکر نفی دا کماونا ہے

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

م — مرد تھیویں منصور وانگوں جے توں
عین اثبات میں آؤنا ہے

ن — نفی وِچ کوئی دم رہیں تاں جو
فانی کُل صفات ہووے

و — ویکھے موت نہ ڈیکھدا سو
جو فی محبت دے وِچ مات ہووے

ھ — ہور حجاب نہیں کوئی جُداں
ذات اللہ اثبات ہووے

ی — یاد جنھاں دے نال ملیا بیدل
اُنھاں بڑے درجات ہووے

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

(۲)

الف آ سوہنا سُݨ حال میڈا تیڈے باجھ ہُوں در ماندیاں میں
راتیں آب اکھیاں نوں نت وہے ڈینہاں خون جگر دا کھاندیاں میں
سُر تندا درد دکھاندا دست دھرے سُر سوز فراق دا گاندیاں میں
بیدلؔ بار برہا دا بھاری جیم چاہ کنوں بسر چاندیاں میں

ب بحر اوڈا عشق والا ناپید کندھی گرداب ہُوں
جس دے ویر گھیریاں گیر ہوئی ڈیکھاں دلنوں دہشت دا داب ہُوں
جند تڑپھ تڑپھ وچ لہریاں دے مدہوش ہوئی بیتاب ہُوں
بیدلؔ ہور عشق دی لوڑھ ڈُبے سر ت والڑے سوال جواب ہُوں

ت ترک اتا دلی میں تیڈے بن سوار برق رکاب ڈُوہیں
جھٹ پٹ اون پھر لٹ جاون کرن عقل دا خانہ خراب ڈُوہیں
وقت سوال جواب اسیراں دے بن لاشک ملک عذاب ڈُوہیں
بیدلؔ نُڑ ہتناں دے لگ رہیا سوہنا ست گناہ ثواب ڈُوہیں

ث ثابت رکھیں دل یار ڈُہوں ویکھ غم پچھوں متاں ہٹنا ئیں
تاب تپش برہا دا تکڑا ہے محبت نوں نہ کجھ منہ مٹنا ئیں
درد روز بازار ہے عاشقاندا وٹھ لکھن جی کجھ وٹنا ئیں
بیدلؔ پاتلے انھاں سوہنا دے نال صدق صفا سر سٹنا ئیں

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

ج

جور جفا انھاں نال تھاندا عین مہر وفا کر جان سجھو!
گھنی زہر انھاں دے ہتھوں پی پھیں شہد شفا کر جان سجھو
بار درد فراق دا چاہون چا، اہو درد دوا کر جان سجھو
بیدل مطلب کل عشق سمجھ بیا خیال خطا! کر جان سجھو

ح

حال کیا پچھدا ایں عاشقاں ندا جھوں یار انھاں نوں چین نہیں
وچ ہک صبر سک رہن کجھ شکوہ انھاں دن رین نہیں
ڈیہاں نہ رکھدا طلب طعام دی راتیاں نندر انھاں ڈینن نہیں
بیدل دوست جنھاں دے دل وسے انھاں غرض دارین نہیں

خ

خوبصورت من موہ مورت حوراں پریاں ڈیکھ حیران ہوون
ملک فلک اتے سبحان پڑھن فلک سک میں سر گردان ہوون
جلوہ شمع دا ڈیکھ کراں سیج چندر ڈوہیں پروان ہوون
بیدل بخت بلند انھیں دے جے راہ عشق دے وچ قربان ہوون

د

ڈل اسا ڈی لٹ نیتی انھیں ظالم زلفیں والڑے سے جے
ڈوہیں زلف گلاں اتے ڈھک رہے سوہن گل بنفشہ نالڑے جے
گرداب حیات ظلمات آکھاں یا گنج تے بشیہر کالڑے جے
بیدل خاطر پریشاں کیوں نہ تھیوے ڈیکھ الٹی چالڑے جے

ذ

ذوق تسا ڈڑے شوق دا بس تیڈی یاد میں شاد گذاردا ہوں
غم ہم کسے دا ہور نہیں سنج صبح تساں نوں سنبھاردا ہوں
طوق طلب تیڈے دا گل میڈے قمری وانگے پریتیں پکاردا ہوں

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

بیدل بُو گلاں دی گھیر نیتا کوئی بلبل مست بہار داہُوں

ر روز ازل دی ڈیڑا ایں شمع حسن دا نور جمال میاں
دل ڈسوں گئی جان وِچ پئی شعلے وانگ پتنگ مثال میاں
اکھیاں نت نہارن جابجا انہیں خواب دا خوب خیال میاں
بیدل شب قدر آہا رات اہے جو جیتا سوہنے ڈتے نال وصال میاں

ز زورا زوری دھاڑ کرن دوڑے خونی نین تیڈے سرمست بھلا
غمزے ناز دے توپ تفنگ ارت ڈیندے کھڑیاں کھوٹیاں نوں شکست بھلا
دام زلف سیاہ جھٹ پٹ کرن آ دجاؤندا نوں پابست بھلا
بیدل ہو ونیتی دل عاشقاں دی انہیں چشماں والڑے جیت بھلا

س سوز عشق دا بار سدا عاشق چم کے سر تے چاؤندے نی
ہستی چھوڑ خودی نوں بوڑ پچھے نین نیناں دے پیچ اڑاؤندے نی
منہ موڑ دوئی دے دور کنوں تا وحدت والڑا سر پچھاؤندے نی
بیدل بھید رہ دا سیئی سمجھن جے خود کنوں خیال جاؤندے نی

ش شاد ہوئی تے آزاد ہوئی چھٹی دلڑی غیر خیال کنوں
جسم جیفا دے وانگوں سٹ گھتیں بہرہ لدھا حسن نور جمال کنوں
قیل قال سبھا اتی چک گئی حیرت منہ ڈکھایا حال کنوں
بیدل خانہ اساڈا آباد ہویا انہیں شاہد خواب خیال کنوں

ص صاف صفاتی سیر وچوں عاشق ذاتی مطلب پاؤندے ہن
جام خودی دا پی بیندے خاناں خودی دا جلاؤندے ہن

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

جداں آن اثباتی زور ڈیوے تداں انا الحق الا ڈیندے ہن
بیدل کیہا گناہ انہاں کیتا لیکے عشق دے سیس کپا ڈیندے ہن

ض

ضِد نہ تحقیق عارفاں دا انھیں قولی دا معنی مرید رہیں
قول فعل انھاں دا جیہا ڈیکھیں ہر حال ادب ہیں مزید رہیں
جو لی رنداں دے حال دا منکر رہے انھیں بھیتو کنوں بعید رہیں
بیدل اہل دلیں دا تھیہہ دلوں توں تہ بندہ مُلّھ خرید رہیں

ط

طور عجیب کوئی ڈُٹھڑا ایں شاہ حسن دے ہل ہنگام دا جے
نوجاں غمزے نازیاں چھٹک پیاں رکھدے عزم جرم قتلام دا جے
عاشق رُوحی فدا کنوں ورد کیتا دیکھ مکھ انھیں آتش فام دا جے
بیدل سر ڈیون ہئی گو نیتوں پاون ذوق وصال دوام دا جے

ظ

ظاہر ہوندا تیڈے اکھیاں وچوں کوئی غازی غمزے بازیں توں
دل نال کرشمہ لُدھی سوہنی چال سراپا نازیں توں
پھٹّی تیر بھروان دی سینگ تینوں کیہا لُٹھڑا تیر اندازیں توں
بیدل درس تیڈے وچ مست ہویا ساڈوں ساقی محفل نازیں توں

ع

عشق تیڈا ہے امام ساڈا ڈُوجھا مذہب دین نہ جاندا ئیں
من طرف تساڈے سجود کیتا قبلہ ہور نسے کوچھا ندا ئیں
میں تاں علم عقائد بھل گیاں بھیاں خام درخو باندا ئیں
بیدل برہا جیہی کائی چیز نہیں جاوندا قسم بھلے قرآندا ئیں

۱۔ بھائی ۔ خوف و خطر

غ

غرض عشاقاں ناہیں ہور نہ کو باجھوں ڈیکھن یار پیارڑے دے
ڈیکھ خونی نین خمار بھرے ہوندے گھائل زخم اشارڑے دے
ناوک ناز جداں معشوق مارن تھیون عاشق قتل نظارڑے دے
بیدل کون سُنے باجھوں یار سوہنے ڈھانہاں دردیاں ہیں بچارڑے دے

ف

فہم عقل دی جا ناہیں جتھاں عشق مریندا تیر کاری
ہوش خود بخود حیران ہوندا جداں ڈیکھن برہا دا بار باری
جتھاں نیناں دی گھوڑی آن دوڑی فوجاں حسن کریندیاں مار دھاڑی
بیدل کون اتھاں دم ماریگا گئی پاکباز ال دی شرت ساری

ق

قدر معشوق دا سوئی جاندے جوئی آپ کنوں آزاد ہوندا
جاں جاں غیر سرایا گم نہ ہوتاں تاں برہا سبھو برباد ہوندا
نہیں لاوڑنے وچوں مالکاں نوں موتو قبل الموت مراد ہوندا
بیدل گم تھیون سینی پر ہیوں ایویں عشق کنوں ارشاد ہوندا

ک

کسب نفی دا سکھ گھن جے توں فکر فنا دا کماوناں ہے
سٹ خیال خودی دا حباب وانگوں جے توں بیچ سماوناں ہے
ہستی چھوڑ خودی نوں پوڑ جے توں وحدت وچ رل جاوناں ہے
بیدل باجھ فنا دے کہیں جیلے ہرگز ذوق وصال نہ پاوناں ہے

ل

لاابالی انہاں سوہنیاں دی نیں آندی رکھے بیان وچے
جداں تیغ جفا دی ننگی کرن کھتن لرزہ زمیں زمان وچے
تداں ناز دا خنجر خوب مارن لکھ خون کرن ہک آن وچے

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

بیدل بات نہ کائی آکھ سگے اتھاں شیر دلاں دی شان وچے

م
ملاں کی جانن عشق دیوں گوشے بہہ کتاباں پڑھدے نے
عشق عرش دی ماڑی دی پوڑی ہے اتھوں عالی ہمت چڑھدے نے
مار من خدا ایم والا جیل سولی متھے سواری کردے نے
بیدل خوف والاں دی جا نہیں اتھاں پیر دلاور دھرنے سجے

ن
نور الہیٰ جگ دے وچ احمد نام سڈا کے ظہور کیتا
انھیں نور کنوں رب نال کرم عرش نوں مظہر نور کیتا
جلوے نور نبی دے اپنا مان کڈاں شمس کڈاں منصور کیتا
بیدل حسن بے جلوا انھیں دلہے تڈاں عارفاں جا منظور کیتا

و
وس ساڈا نہیں چلدا کو انھیں سرو سراپا ناز اگوں!
دور چشم سیاہ دا ڈیکھ سگے دل جیویں کبوتر باز اگوں!
قصہ عمر دا کوتاہ جلد تھیوسے انھیں سوہنے دی زلف دراز اگوں!
بیدل شمع دے وانگوں کھڑ رہیں سر سٹ توں سوز گداز اگوں!

ھ
ہمہ دا قائل تھیونا ہئی ایں قال وچوں سکھا حال تھیسی
باجھ خیال وحدت دے یار میڈا ڈیکھن ذات دا حسن جمال تھیسی
جڈاں دم دوئی دا گھٹ پیا تڈاں خوب یگانہ خیال تھیسی
بیدل ثم وجہ اللہ عین عیان ہر جا یار دے نال وصال تھیسی

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

ی یاد مولیٰ دے وِچ نت رہیں باجھ ذکر نہ دم اٹھاوناں ہی
نال فکر فنا دے راتیاں ڈینہاں خیال بدھ خودی دا گنواوناں ہی
در پیرِ مغاں دا متاں چھوڑیں اتھیں خاک دے نال رل جاوناں ہی
بیدلؔ مرشد جنہاں وت مہر کرے تنہاں مطلب کلی پاوناں ہی

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

انتخاب

کلامِ بیکسؔ

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

تعارف

آپ کا نام محمد محسن اور تخلص بیکس تھا۔ آپ ۱۸۵۹ء میں روہڑی میں بیدلؔ کی دوسری بیوی کے ہاں پیدا ہوئے۔ بیدلؔ نے آپ کی پیدائش پر درج ذیل تاریخ کہی ؎

بیست و ہشتم جمادثانی زاد | محسن و مولدش مبارکباد
پنج ہفتاد یک ہزار و دو صد | ز ہجری رسول شاہ افتاد
حق تعالیٰ بحق حسنینش | از حوادث مصون داراد

آپ نے اخوند عبداللہ کے پاس تعلیم پائی۔ جنہوں نے رواج کے مطابق آپ کو فارسی کی تعلیم دی۔ اور سکندر نامہ پڑھایا۔ آپ نے عمر بھر شادی نہ کی۔ اپنے والد کی طرح مجازی عشق کے مرحلے سے بھی گزرے۔

آپ کو صوفیاء کرام سے بڑی عقیدت تھی۔ آپ نے شہباز قلندر اور صوفی عنایت اللہ شہید کے درباروں پر نہ صرف حاضری دی بلکہ اُن کی شان میں نظمیں بھی کہیں۔

آپ نے اپنے والد بیدلؔ کی وفات پر ایک نوحہ لکھا اور بعد

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

میں اُن کی تعریف میں ایک طویل نظم کہی۔ آپ اپنے والد کو اپنا مرشد مانتے تھے۔ کے۔

بیکس مرشد بیدل جیہا ہووے تا دم وقع دوست ملاوے

آپ علوم اسلامیہ کے ماہر جید عالم اور وجودی صوفی تھے۔ آپ کا پورا کلام وحدت الوجود سے بھرا پڑا ہے۔ آپ کی تمام زندگی تبلیغ میں گزری۔ آپ کے نزدیک سب انسان برابر تھے۔ آپ ہندوؤں اور مسلمانوں میں تمیز روا نہ رکھتے تھے۔ بلکہ صرف نیک اعمال پر یقین رکھتے تھے۔ آپ نے سندھی، سرائیکی اور فارسی میں شاعری کی۔ سرائیکی میں آپ نے ڈوہڑے اور کافیاں کہیں۔ جن کا موضوع حسن وعشق اور تصوف ہے آپ کا کلام طبع ہو چکا ہے۔

آپ ۱۸۸۱ء میں عین جوانی کے عالم میں فوت ہوئے ہندوؤں اور مسلمانوں کی کثیر تعداد نے جنازے میں شرکت کی۔ آپ کا مزار روہڑی میں ہے۔

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

ڈوہڑے

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

(١)

تن من اندر تیڈیاں تاراں راز رباب وجیندا
شوق شراب تساڈا ساکوں بے تاب کریندا
بیکس سگ دروازہ خوباں سوزوں سیس کٹیندا

(٢)

بیکس خادم در انھاں دا جنھاں دین ایمان ونجایا
علم عقل دی جا نہ کائی کل ہوش گنوایا
مدہوشی دی منزل اُتے صدقے سر کرایا

(٣)

زلف زنجیر ساڈے دلبر ڈے یا وت بشیر کالے
نین خماری توب تفنگاں کون انھاں وچ جالے
بیکس صدق جا انھاں توں، نین جنھاں دے آلے

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

(۴)

شام سندر دے ڈیکھݨ کیتے دِل دستوں گئی موری
جھل پل تھکیاں دل اپنی نوں، دِل کھسدا زوری
ل معشوقاں ہر گھٹ دے وچ بیکس کھیلن ہوری

(۵)

واہ ڈِٹھے خوش ساہ متھیا جتھ بہہ بہہ کریندے بولڑیاں میں گھولڑیاں
ملک ہزاری حوراں پریاں توڑے سودن سبھے تھولڑیاں میں گھولڑیاں
بیکس بے وس یاد کریندا آہے جانی والیاں بولڑیاں میں گھولڑیاں

(۶)

واہ ڈِٹھے خوش ساہ تھیوے بہہ بہہ کریندے بولڑیاں میں گھولڑیاں
درد دا دریا دل وچ میڈے چھوہوں کریندے چھولڑیاں میں گھولڑیاں
بیکس من مانداں نہ کریں جو صاحب کرسی سولڑیاں میں گھولڑیاں

(۷)

رانجھا سائیں چھوڑ نہ جائیں میں ہاں تیڈی گولی
میڈے من کوں بھاندی ہمیشہ مٹھڑی تیڈی بولی
بیکس بے وس کیا کرے جو برہا چا لائی ہولی

(۸)

توں صاحب تخت ہزارے دائیں جھنگ سیال دی جٹی
تیڈے کیتے تے خدا جانڑے بنھاں کیتے چٹی!
بیکس بے وس کیا کرے جو دل سنائی پھٹی

(۹)

ہیر کنوں تدبیر گئی جڈاں رانجھنڑ پاتی جھاتی!
برہا کا ساتی اندر وڑیا لا کہاڑی کاتی!
بیکس بے وس کیا کرے جو کائی چھڈیندا اچھاتی

(۱۰)

نیناں نازدی فوج چڑھیندے مول نہ کریندے ٹالا قسم تعالیٰ
ڈیکھنڑ سیتی یار سجنڑ دے برہا مریندے بھالا قسم تعالیٰ
عشاقاں حق حاصل کیتا، ملیں دا منھن کالا قسم تعالیٰ
بیکس کنھن دا کم نہ ہووے بے پرواہیاں دے شالا قسم تعالیٰ

(۱۱)

آئی بہار بگئی خزاں گل پھل بھئے سب ساوے
تن طنبور اگوں سبھ تاروں روح رباب وجاوے
بیکس مرشد بیدل جیہا ہووے تا دم وچ دوست ملاوے

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

کافیاں

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

۱

میں تساڈے دامن لگڑی ـــ جیہی تیہی بے حال ماہی
میں کمینی کوڑی کوجھی ـــ توں میرا ننگ پال ماہی
اپنا ننگ سنجاݨ توں آپے ـــ ڈیکھ نہ میڈے بدحال ماہی
حال اساڈا ڈیکھ کے بھالیں ـــ نام مولا دے بھال ماہی
بکیس سگ کوچے تیرے دا
منگدا حلاجی حال ماہی

(سُر جوگ)

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

۲

میڈی توبہ توبہ زاری
در لساڈے سوہنٹا

ولڑی کوکیندی تیڈے کیتے ـ درد بھری ویچاری
ولڑی سکانڑ ہوئی جوگیانڑ!! ـ آزی کرے لکھ واری
ناز نیناں دی خبر نہ کائی ـ لٹوں لگی لاچاری
کڈے پیڈے ڈٹیہ لگھایم ـ روندے رین گزاری
بے کس بے وس ہویا بیراگی
برہا لگا کوئی باری

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

۳

ماہی مینوں بخشا، ڈکھاں دا ڈاج
علم عقل سبھ بھل گیو سے شرم جا سبھ نیتیں لاج

روندیں پٹیندیں میں رین گزاری — کڑم قبیلے میں ذات وساری
بابل مائی جیندے ماری — جیویں رانجھن چھوڑیا راج
جی کریندا جانی جانی !! — دم دم دلڑی تھئی دیوانی
جانی دا مٹ کو نئیں ثانی — سبھیں دا ہے سرتاج
برہا بلا ہن سرتے آیا — سوز گداز دے جوش جلایا
درد دل داروں کم نہ آیا — عشق دا نئیں کو علاج
بیکس بے وس یاری یاراں — توڑ نبھاون مشکل کاراں
کیتی مڑ گئے اتھاں سرداراں — توں بھی نک محتاج

(سرود ہاگ)

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

۴

طرف اساڈے آویں ڈھول
نال اساڈے کی بُجھ بلول

نال دیداں دے دھاڑ کریندائیں ــ ظاہر باطن مفت مریندائیں
مہر کریں چشماں چول
صورت دے وچ سوہنا سائیں ــ ویس وٹا کے آیا اتھائیں
رُخڑا نقابوں نازک کھول
لحظے لحظے ناز کریندائیں ــ چشماں کرڑی چال چلیندائیں
کرکے انسانی دی اد ل !!
بیکس بردا تیرے دردا ــ سانگ سٹیندا اپنے سردا
آ "کنیتہ" میرے کول

(سرآسا)

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

۵

ماریا سانوں محبوباں دے ماٹّے ۔ عشق نیتا احوال
دیداں دلیاں کرن خریداں ۔ چشماں کرڑے چال
نازنیناں دے دلڑی نیتی ۔ ہیٹ کیتس ہُن حال
دلبر گیا پردیس اساڈا ۔ نت نت پاندیاں فال
بیکس بیوس ہے سگ سوالی
بیدل من سوال!

(سُر سارنگ)

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

۶

دیداں والے دام! — راہ مسافر قید جو کیتا
حال ہکائی پوڑ بیائی — جذبے دا پلی جام
وحدت والا فکر یگانا — خیال خودی دا خام
بیکس ظاہر بندہ بنیا
روح آکھے میں رام

(سُر دھناسری)

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

ے

دیداں والے دام ـ محکم کیتا مینوں
بیدل بیشک سانوں پلایا ـ جوشش دا بھر کر جام
عشق عجائب وحدت والا ـ خیال سبھے خام
دیکھ نیناں دے ناز نیارے ـ قاضی کہندے رام
تسبیح چھوڑ جٹیاں گل پائے ـ حسن دا ڈیکھ ہنگام
بیکس سیالیں سر چڑھ آکھن
برہا کیتا بدنام!

(سُر دھناسری)

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

۸

بازی عجب بݨائی ۔ آدم نام دھرا کے
کائے عاشق نال نیاریں ۔ رمزیں نال ریجھائیو
چشماں چوٹ چلا کے
ناز معشوقے کتھاں رکھدا ۔ "اقرب"[1] نال الائیو!
برہا دی راہ بتا کے
نور نیارا اندر باہر ۔ آپ نوں آپ بھلائیو
ناز دی رمز رسا کے
ہور نیں کو باجھوں سجن دے ۔ وہ وہ حکم ہلائیو
بیدل نام سڈا کے
بکیس نالے جانی جانی ۔ برہا دا باغ بݨائیو
جندڑی جان جلا کے

(سر جوگ)

۱۔ قرآن مجید کی اس آیت کی طرف اشارہ ہے وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْہِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْد (سورۃ ق آیت ۱۶)
ترجمہ: اور ہم شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہیں

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

۹

حسن بیرنگی رنگ میں آیا ۔ میڈے من کوں بھاوندا جی
ولیس بسنتی آپے کیتس ۔ جام شراب شہودی پیتس
رمزیں نال ریجھاوندا جی !
شاہی چھوڑ کے جھنگ میں آیا ۔ بیرنگی ہُن رنگ میں آیا
رو رو یاند پساوندا جی
آپے کیتس ولیس بسونتی ۔ کِتھ شرابی کِتھ کلونتی
ساز سرود بجاوندا جی
بیکس رکھ توں سرت سدائی ۔ پیش حسن دے کر توں گدائی
خانہ خودی دا جلاوندا جی

(سر جوگ)

۱۰

رانجھن واسطے راز ـ میڈا من موہیا
تخت ہزارے دا شاہ ہیلانی ـ جھنگ سیلانی آیا جانی
صورت وچ مجاز ـ سانوں حاصل ہویا
غمزاں رمزاں مار کے سانوں ـ بے غرض ہے اساتوں
بے خودی دا باز ـ سر اساڈے صاحب سویا
صورت، ساڈا سبھ بھلایا ـ عشق دے کیتے فرش تے آیا
بیکس سوز گداز
دل دا جامہ دھویا

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

۱۱

چاک کیتے درماندی دلڑی ــ چاک ڈِتا سانوں چاک
عشق دے کیتے فرش تے آیا ــ عرش چھڈ کے افلاک
سر تے چھت لولاکی تینوں ــ نہیں توں ہرگز خاک
حسن تیرے دا سجدہ اساں تے ــ فرض ہویا بے باک
بیکس نوں ڈے نام مولا دے
پیرت والا پوشاک

(سُر جوگ)

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

فرہنگ

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

۱۔ مغل: مغل برصغیر کی ایک معروف قوم ہے جس کا اصل وطن منگولیا ہے۔ برصغیر میں خاندان مغلیہ کے بانی ظہیر الدین بابر کا تعلق منگولین بادشاہ چنگیز خان سے تھا۔ مغل قوم ۱۵۲۶ء سے ۱۸۵۷ء تک برصغیر ہند و پاک پر حکومت کرتی رہی ہے۔

ہیر رانجھا کی شاعری میں مغلوں کے حوالے ظلم کی علامت میں بیان ہوئے ہیں۔ وہ محبوب کے تیر نظر اور زلف و رخسار کو مغلوں کی فوجوں کے وار سے تشبیہ دیتے ہیں۔

۲۔ رانجھو: عام روایات کے مطابق اصل نام دھیدو تھا۔ اور ذات "رانجھا" تھی۔ ہزارہ سے کا رہنے والا تھا۔ اور اس کو جھنگ کی ایک سیال عورت "ہیر" سے محبت ہو گئی۔ وہ کئی سال تک اس کی بھینسیں چراتا رہا۔ جب ہیر کے رشتہ داروں کو اس کی محبت کا علم ہوا تو ہیر کو "رنگ پور" کے ایک کھیڑے "سیدے" کے نکاح میں دے دیا۔ لیکن رانجھا وہاں سے ہیر کو جوگی بن کر لے اڑا۔ مگر راستے میں ہیر کو پکڑ کر اس کے والدین اپنے ہاں لے گئے۔ اور بدنامی کے ڈر سے زہر دے دیا۔ رانجھا ہیر کی موت کی خبر سن کر اس کی قبر پہ پہنچا۔ اور جان دے دی۔ اب دونوں کا مقبرہ جھنگ میں ہے۔ اس کے علاوہ رانجھے کی قبر تخت ہزارہ میں بھی ہے۔ بعض روایات کے مطابق "رنگپور" سے بھاگنے کے بعد ہیر اور رانجھا حج کو چلے گئے۔ اس کے علاوہ مختلف روایات میں بے شمار اختلافات موجود ہیں۔

بلال زبیری مرحوم کی تحقیق کے مطابق "رانجھو" کا اصل نام "مراد بخش" تھا۔ وہ ذات کا رانجھا تھا۔ یہ قوم سرگودھا ضلع میں آج بھی آباد ہے اور اسے مخدوم سید احمد کبیر بخاری نے مشرف با سلام کیا تھا۔ رانجھا اپنے مرشد کی ہدایت کے مطابق جھنگ کی عارفہ "عزت بی بی" المعروف "ہیر" کے پاس روحانی منازل طے کرنے کے لئے گیا۔ اور ساری عمر وہاں رہا۔ کھرلوں نے سیاسی مخالفت کی وجہ سے سیالوں کو بدنام کرنے کے لئے ہیر اور رانجھا کے من گھڑت معاشقے کو مشہور کر دیا

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

یہ واقعہ حاکم لاہور بہلول لودھی کے زمانے کا ہے
مختلف شعراء اس واقعے کو سب سے پہلے نظم
کرنے کے دعویدار ہیں۔ ان میں ایک "دامودر داس"
بھی ہے۔ وہ اپنے اکبر اعظم کے دور کا چشم دید واقعہ
بیان کرتا ہے۔ صوفی شعراء کے نزدیک یہ رومان
بھی محبت کی روشن مثال کی حیثیت رکھتا ہے
ان کے ہاں رانجھا بطور محبوب کی علامت کے
استعمال ہوتا ہے۔ سرائیکی میں بہت سے شعراء نے
اس رومان پر طویل نظمیں یا مثنویاں لکھی ہیں۔
ان میں چراغ اعوان۔ سچل سرمست۔ اللہ بخش
عارض۔ سوہنا خان۔ مولوی نور دین مسکین۔
حاجی اللہ بخش خادم۔ احمد بخش غافل۔ کریم بخش
واصل۔ میراں شاہ اور کئی دوسرے شامل ہیں
بعض شعراء نے اس رومان کو ایک تمثیل قرار دیا
ہے۔ مولوی نور دین مسکین کے ہاں اس رومان
کے کردار مختلف علامات کے حامل ہیں۔

قصہ معراج دا سن ہوش ڈے کر
رانجھے ہیر دے کوں ایں ڈے کر
ہیر مقصود رانجھن مصطفےٰ ہے؛
تے جوگی لامکانی خود خدا ہے
تے باقی ہیر ہے امت گنہگار
تے کھیڑا اوہڑا نفس بدکار

۹۳۔ رنگ پور: رنگ پور ضلع مظفر گڑھ
میں مظفر گڑھ شہر سے تقریباً چالیس میل دور جھنگ
روڈ پر واقع ہے۔ ہیر کی شادی اسی شہر میں ستیدے
کھیڑے سے ہوئی تھی۔ اسے رنگپور کھیڑیں والا
بھی کہا جاتا ہے۔ کھیڑے اب بھی وہاں آباد ہیں
موجودہ شہر دریائے چناب کی تباہ کاریوں کی
وجہ سے تیسری جگہ پر آباد کیا ہوا ہے۔
سرائیکی شاعری میں رنگپور کا عام ذکر ملتا ہے
بعض اشعار میں اسے علامات کے طور پر بھی استعمال
کیا گیا ہے۔ خواجہ فرید کا کلام ملاحظہ ہو:

رنگ پور دے بن پینڈے بارے
رہک نوں پونے یک نوں تارے
رہک پیا جیتے یک پیا ہارے
تُلدے ماسے تولے

۹۴۔ کنز: پورا نام کنز الدقائق ہے۔ فقہ حنفی
کا نہایت مختصر اور مستند متن ہے۔ ابوالبرکات
عبداللہ بن محمود نسفی کی تصنیف ہے۔ **حافظ الدین**
محمود بن احمد عینی مصری (۷۶۲ھ تا ۱۴۵۱ء)

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

کی تالیف رمز الحقائق اس کی معتبر شرح ہے ۔
جو ۱۴۰۳ء میں مکمل ہوئی ۔ صوفی شعراء کے نزدیک
یہ کتاب ظاہری علم سے تعلق رکھتی ہے ۔ اس لئے
لائق توجہ کم ہے ۔ بیدل کہتا ہے ؎

دُرہیا کنز قدوری : طوانے نوں ڈُلیوے عزوری
جنھیں دا منصب ہے منصوری : کھیلے بر دی بازی سو

۵ قدوری: فقہ حنفی کی معتبر کتاب ہے
نصاب میں بھی شامل رہی ہے ۔ ابوالحسن احمد
بن محمد قدوری بغدادی (وفات ۱۰۳۶ء) کی
تصنیف ہے ۔ جوہر نیرہ اس کی مستند شرح ہے
صوفیا کے نزدیک اس کتاب کا تعلق کنز کی طرح
ظاہری علوم سے ہے ۔ اور درویش کے لئے لائق
توجہ نہیں ۔ خواجہ فرید فرماتے ہیں ؎

سکھ بیت روش منصوری نوں
بُٹ سٹ رکھ کنز قدوری نوں

۶. بندرابن: متھرا کو بندرابن کہا جاتا
ہے ۔ سری کرشن کی ولادت یہیں ہوئی تھی ۔ یہ
ہندوؤں کی زیارت گاہ ہے ۔ شعراء کے نزدیک
اس سے محبوب کا وطن مراد ہوتا ہے ۔ خواجہ
فرید کہتے ہیں ؎

بندرابن میں کھیلے ہوری : شام دوارے گھولال
بندرابن کو "بن موں" بھی کہا گیا ہے ؎

آنج بن موں برج راج بنسری بجائی
بنسری بجائی اگن گیت گائی

۷ شام سندر: شام سری کرشن کا لقب
ہے ۔ سندر کا مطلب حسین ہے ۔ سری کرشن
یادو بنسی خاندان سے تعلق رکھتے تھے متھرا میں
راجہ کنس کی بہن دیوکی کے گھر پیدا ہوئے ۔
نجومیوں نے بتایا اس سال جو بچہ پیدا ہوگا ۔ وہ
راجہ کنس کو مروا دے گا ۔ اس خوف سے راجہ کنس
نے کئی بچے قتل کرا دیئے ۔ جس کی وجہ سے پیدائش
کے بعد سری کرشن کو اس کی ماں نے دریا میں بہا
دیا ۔ سری کرشن راجہ کنس کی رانی کے ہاتھ لگا ۔
اور وہاں پرورش پائی ۔ ایک روایت کے مطابق
آپ گوالوں کے ہاں پرورش پاتے رہے ۔ بانسری
خوب بجاتے تھے جس سے "رادھا" ان پر عاشق
ہوگئی ۔ آپ کی شادی رانی رکمنی سے ہوئی ۔
مہا بھارت کی جنگ جو کوروؤں اور پانڈوؤں
کے درمیان ہوئی میں آپ نے پانڈوؤں کا ساتھ
دیا ۔ راجہ کنس آپ کے ہاتھوں قتل ہوا ۔

آپ نے ۱۲۵ سال تک "دوارکا" میں حکومت کی
اور ۱۲۵ سال کی عمر میں وفات پائی۔ بھگوت گیتا
جس کا مطلب پرماتما کا گیت ہے میں آپ کی تعلیم
کا خلاصہ درج ہے۔ آپ کے نزدیک روح فنا
نہیں ہوتی۔ فنا ہونے والی چیز صرف انسانی جسم
ہے۔ انسان کو چاہیے کہ نتائج سے بے پرواہ ہو کر
اپنے دین پر چلے۔ ہندو مذہب میں سری کرشن
کو اوتار کا درجہ حاصل ہے۔ ڈاکٹر وزیر آغا کے
مطابق کرشن بیک وقت زرخیزی کی علامت
بھی ہے اور علم و آگہی کا سرچشمہ بھی۔ اپنی پہلی
حیثیت میں وہ گوپیوں کے ساتھ رنگ رلیاں
مناتا اور مکھن چرا کر کھاتا ہے اور اپنی دوسری
حیثیت میں ارجن کے رتھ کی باگیں تھامے اسے
حیات و کائنات کے سربستہ رازوں سے آشنا
کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

۸۔ **ہیر**: عام روایات کے مطابق "ہیر"
جھنگ کے چوچک سیال کی بیٹی تھی۔ اسے ہزارے
کے باشندے رانجھے سے محبت ہو گئی۔ جب اس
کے رشتہ داروں کو اس کی محبت کا علم ہو گیا۔ تو
اسے رنگپور کے سیدے کھیڑے کے نکاح
میں دے دیا گیا۔ لیکن وہ وہاں سے اپنی خسر
سہتی کی مدد سے رانجھے کے ساتھ چلی گئی۔ لیکن
پکڑے جانے کے بعد اس کے والدین نے اسے زہر
دے دی۔ اس کا مقبرہ جھنگ میں ہے۔ صوفی
شعراء کے کلام میں ہیر سچے عاشق کی علامت کا درجہ
رکھتی ہے۔

جلال زبیری مرحوم کے مطابق ہیر کا اصل نام
عزت بی بی تھا۔ یہ اپنے باپ چوچک کے مرشد
سید محمد کبیر بخاری کی دعا کے نتیجے میں پیدا ہوئی۔
ہیر اس کا لقب تھا۔ جس کا مطلب عابدہ یا پیر
کی گئی ہے۔ رانجھا اپنے مرشد کی ہدایت کے مطابق
سلوک کی منازل طے کرنے کے سلسلے میں ہیر کے
ہاں رہائش پذیر تھا۔ سیالوں کے سیاسی مخالف
کھرلوں نے ہیر کا رانجھے کے ساتھ من گھڑت معاشقہ
لوگوں میں پھیلا دیا۔ اس کی تصدیق ڈاکٹر محمد باقر
کی تصنیف "پنجابی قصے فارسی زبان میں" سے
ہوتی ہے جس میں تحریر ہے کہ سیالوں کی ہتک
اور توہین کے لیے کھرلوں نے اس قصے کو پھیلایا
اس قصے کو سب سے پہلے بیان کرنے کے دعوے
داروں میں "دامودر داس" کے علاوہ فارسی
[illegible] سعید سعیدی [illegible] خان

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

کو نام شامل ہے۔

۹۔ ثم وجہ اللہ:۔ یہ قرآن کی اس آیت کا
حصہ ہے۔

فاینما تولوا فثم وجہ اللہ البقرہ

ترجمہ: تم جس طرف منہ کرو۔ اس طرف اللہ متوجہ ہے۔
وجودی صوفیا اس آیت کو اپنے وجودی مسلک
کی تائید میں استعمال کرتے ہیں۔

۱۰۔ منصور:۔ ابو عبداللہ حسین بن منصور
حلاج ۸۵۷ء میں بیضا میں پیدا ہوئے۔ اپنے
والد منصور کے نام پر مشہور ہوئے۔ روئی دھننا
ان کا پیشہ تھا۔ اس لئے حلاج کہلاتے تھے۔ واسط
میں نشوونما پائی۔ عرب، ہند اور ترکستان کی سیر
کی۔ تصوف پر کئی کتابیں لکھیں۔ "انا الحق" کہنے
کے جرم میں ۲۶ مارچ ۹۲۲ء کو پھانسی چڑھائے
گئے۔ صوفیا کے نزدیک وہ واصل باللہ تھے اور
ان کا رتبہ مرشد کا تھا۔ خواجہ فرید کہتے ہیں ؎

ملاں ویری سخت ڈسیندے ۔ بیشک بن استاد لئیندے
ابن عربی تے منصور

بعض لوگوں کے خیال کے مطابق وہ جادوگر اور
بے دین تھے۔ شاعری میں عام طور پر منصور کو سچائی
کے اظہار کی علامت کا درجہ حاصل ہو گیا ہے۔ سرمد
شہید کا شعر ہے ؎

عمریست کہ آوازۂ منصور کہن شد
من از سر نو جلوہ دہم دار و رسن را

خواجہ فرید فرماتے ہیں ؎

عاشق مست مدام ملامی ۔ کہہ سبحانی بن بسطامی
آکھ انا الحق تھی منصور

۱۱۔ انا احمد بلا میم:۔ یہ ایک حدیث
کا حصہ ہے جس کا مطلب ہے کہ میں میم کے
بغیر احمد ہوں۔ اسی مفہوم کی ایک اور حدیث
کو بیدل نے اپنے اس شعر میں بیان کیا ہے ؎

انا عرب بلا عین ۔ آکھیں عربستان میں

صوفیا ان احادیث کو اپنے نظریہ
وحدت الوجود کی تائید میں پیش کرتے ہیں۔ خواجہ
فرید کے ہاں بھی اس قسم کے اشعار ملتے ہیں ؎

احد الف احمد آیا ۔ مرہیں جیں جپیں
احمد ادہی ہے احد ہے ۔ میم دے اولے ڈٹھی ہے
دھیان فرید رکھیں ہر آن

حسن ازل دا تھیا اظہار ۔ احد دل دلیں ڈٹھی احمد

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

۱۲۔ سُبحانی ما اعظم شانی :۔ یہ قول مشہور صوفی حضرت بایزید بسطامی (وفات ۹۰۳ء) کا ہے جس کا مطلب ہے کہ سبحان اللہ میری شان کتنی بڑی ہے۔ بسطامی کا یہ قول وحدت الوجود کے نظریے کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ صوفی شعرا کے کلام میں بسطامی کے اس قول کا عام طور پر ذکر ملتا ہے ۔

بیخودی وچ وحدت والی چڑھاں اچانک آندے
آ دریا حیرت دے بندہ ٹپ غوطے کھاندے
سبحانی ما اعظم شانی سچی حرف الاندے

۱۳۔ روزِ الست :۔ روزِ الست سے مراد وہ دن ہے۔ جب خُدا نے سب روحوں سے پوچھا تھا۔ "الست بربکم" یعنی کیا میں تمہارا رب ہوں۔ اور سب روحوں نے جواب دیا تھا۔ "بلیٰ" یعنی ہاں۔ اس واقعے کا ذکر قرآنِ مقدس کی سورۃ اعراف آیت ۱۷۲ میں کیا گیا ہے۔

۱۴۔ لمن الملک :۔ یہ قرآنِ مقدس کی آیت کا حصہ ہے :

لمن الملک الیوم للہ الواحد القہار

سورۃ مومن ۱۶

ترجمہ: کس کا راج ہے اس دن؟ اللہ کا ہے۔ جو اکیلا ہے۔ دباؤ والا۔ یہاں اس دن سے مراد روزِ قیامت ہے اور یہ سوال قیامت کے روز خدا مخلوق سے کرے گا اور پھر اس کا جواب بھی دے گا۔ قرآن میں یہ سب ذکر موجود ہے۔ خواجہ فرید فرماتے ہیں ۔

بنسی خوب بجایاں یاتاں
بگھڑے راز انوکھیاں گاتاں
گم تھیاں کوڑیاں ذات صفاتاں
لمن الملک دا دور آیا

۱۵۔ انحد (انہد) :۔ یہ تصوف کی ایک اصطلاح ہے۔ جس سے مراد ندائے قلب ہے۔ جب کوئی سالک ریاضت کے بعد بزرگی کے ایک اعلیٰ مرتبے پر فائز ہو جاتا ہے۔ تو اسے اپنے دل سے ایک خاص آواز سنائی دیتی ہے۔ جسے انحد کہا جاتا ہے۔ خواجہ فرید اس واردات قلب کا ذکر یوں کرتے ہیں ۔

انحد مرلی شور مچایا

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

ے الحد بین بجا من مُوئیں : رل رل جگی لیّاں لیّاں

۱۶۔ فی انفسکم: یہ قرآنِ مقدس کی اس آیت کا حصہ ہے۔ وفی انفسکم افلا تبصرون

ترجمہ: اور خود تمہارے اندر (نشانیاں ہیں) کیا تم کو سوجھ نہیں۔ الذاریات ۲۱

صوفیاء کرام اس آیت سے وحدۃ الوجود کے نظریے کا اثبات کرتے ہیں۔ خواجہ فرید کے ہاں اس کا ذکر یوں ملتا ہے ۔

"وفی انفسکم" بھیت بتاوے: "نحن اقرب" بن بجاتے
"لو ولیتم" گیت سناوے: لفظ انا الحق بولے

۱۷۔ صفا و مروہ: مکہ معظمہ کی دو پہاڑیوں کے نام ہیں۔ یہ مسجد الحرام کے نزدیک ہی واقع ہیں۔ قرآنِ مقدس میں ان کا ذکر یوں ہے

ان الصفا والمروۃ من شعائر اللّٰہ۔ یعنی "بے شک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں"۔ البقرہ ۱۵۸

صفا کعبے سے جنوب کی طرف ہے اور مروہ شمال کی طرف۔ ان دو پہاڑیوں کے درمیان سات سو چھیاسٹھ گز ایک بالشت کا فاصلہ ہے اب ان کے گرد مکانات بن گئے ہیں اور ان پہاڑیوں کے صرف نشان رہ گئے ہیں۔ حاجی ان پہاڑیوں کے درمیان سات دوڑیں لگاتے ہیں۔ بیدل نے اپنے کلام میں مختلف جگہوں پر ان کو علامتی طور پر استعمال کیا ہے۔

۱۸۔ موتوا قبل الموت: یہ ایک حدیث ہے جس کا مطلب ہے "مرنے سے پہلے مر جاؤ" یعنی زندگی میں اپنی نفسانی خواہشات اور انا کا خاتمہ کر دو۔ صوفیاء کی تعلیم میں اس کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ بقول

اندر باہر بکو بھویں موتوا قبل مریجے (بیدل)

۱۹۔ وھو معکم: یہاں قرآنِ مقدس کی اس آیت کی طرف اشارہ ہے۔

وَھُوَ مَعَکُمْ اَیْنَ مَا کُنْتُمْ (حدید ۴)

ترجمہ: اور وہ تمہارے ساتھ ہے جہاں تم ہو

صوفیاء اپنے نظریۂ وحدت الوجود کی تائید میں اس آیت کو پیش کرتے ہیں۔ اس لئے ان کے کلام میں بار بار اس کا ذکر ملتا ہے سچل سرمست کہتے ہیں ۔

وھو معکم را اشارت دور نہیں دلدار وے
اندر بکو باہر بکو صورت لکھ ہزار وے

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

خواجہ فرید کہتے ہیں ؎

نحن اقرب راز انوکھا ۔ وھو معکم علیا ہوکا
سمجھ سجانو عالم ہو کا ۔ ہے ہر رب میں عین نظارہ

۲۰۔ شیخ صنعان: شیخ صنعان کو پیر صنعان بھی کہا جاتا ہے۔ صوفیاء کرام کی شاعری میں ان کا ذکر عام ملتا ہے خواجہ فرید کہتے ہیں ؎

کیتا منصوری نے طیفوری ۔ کیتو سرمد صنعانے

حافظ شیرازی فرماتے ہیں ؎

گر مرید راہِ عشقی فکرِ بدنامی مکن
شیخ صنعان خرقہ رہن خانہ خمار داشت

روایت ہے کہ آپ کے سات سو مرید تھے۔ شیخ عبدالقادر جیلانی (۱۰۷۸ تا ۱۱۶۶ء) کی بد دعا سے آپ ایک عیسائی لڑکی پر عاشق ہو گئے۔ اور اسلام سے منحرف ہو گئے۔ لیکن آخر کار غیبی ہدایت سے راہِ راست پر واپس آ گئے۔ اس سے زیادہ آپ کے حالات نہیں ملتے۔ بیدل کے کلام کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ صوفیا کے ملامتیہ فرقہ سے تعلق رکھتے تھے۔

؎ شاہ حسین دا ڈیکھ تجلی ۔ چھوڑ تا صنعان مصلی
خوک چریندا غان ۔ عرش اتے ڈینج قدم دھریندا
شیخ صنعان جیہے کامل نوں ۔ جٹیاں جگل میر دیا
پیر طریقت خوک چراوے ۔ گل دے ونج زنار

۲۱۔ لیلیٰ: سوداری نجد کے امیر عبداللہ کی لڑکی تھی۔ جسے بنو عامر قبیلے کے قیس المعروف مجنوں سے محبت ہو گئی۔ شادی نہ ہو سکنے کے غم میں گھل گھل کر مر گئی۔ ڈاکٹر طٰہٰ حسین نے اس رومان کو غلط قرار دیا ہے۔ شعراء نے لیلیٰ مجنوں کے عشق پر مثنویاں لکھی ہیں سرائیکی میں محمد بخش نوروز (وفات ۱۹۲۷ء) کی مثنوی بڑی مرقع و مسجع ہے ؎

تھی لیلیٰ فارغ خوف کنوں ونج نگاہ بنگاہ یار ملے
ہن شہر دے دردیوار ملے کڈیں سانول سبزہ زار ملے
کڈیں درد دوں نال نظارو ملے کڈیں کوٹھو باگھڑ ملے
کڈیں ماہ دو ماہ تاں مانگ تھیوے کڈیں لال لال بھنبھیڑ ملے
جڈاں یار دی ملک نہیں یاد موں ہر کیوں موتوں شوا ملے
اوہیں تانگھ والے خوشحال رہن ٹٹے مونجھ دا مکھ ماہ ملے
آہیں لکھن مشق کنوں تھٹے طرح طرح دا آزار ملے
اہو نیر دا حال ہنڈاؤں بے چرھا ہوتا ازل دا ملے
کیوں چھوڑ ڈیوے ورتا کوئی جب یار دا منت ...

نوروز سجھے غم دور ہوون جب گل لگ لگ مجوا ملے

بعض شعراء کے کلام میں لیلیٰ علامت کے طور پر استعمال ہوتی ہے خواجہ فریدؒ (۱۸۴۵ء تا ۱۹۰۱ء) اپنے وجودی فلسفے کو اس علامت کے ذریعے یوں ظاہر کرتے ہیں ؎

مجنوں کارن لیلیٰ ہو کر ۔ سو سو ناز ڈکھایا

۲۲۔ لن ترانی :۔ یہ قرآن مجید کی ایک آیت کا حصہ ہے جس کا مطلب ہے تو مجھ کو ہرگز نہ دیکھ سکے گا۔ سورہ اعراف ۱۴۳ میں اس کا ذکر موجود ہے کہ حضرت موسیٰؑ نے خدا کا جلوہ دیکھنے پر اصرار کیا تو خدا نے اسے یہی جواب دیا بیدلؔ کے ہاں اس واقعے کا ذکر یوں ملتا ہے ؎

"ارنی ارنی" موسیٰ کہندا ۔ لن ترانی سوزش بھندا
روح اللہ فلک تے رہندا ۔ احمد نوں سر لکھیا ہوئی

۲۳۔ من خدا :۔ یہ قول فریدالدین عطار (۱۱۱۹ء تا ۱۲۲۹ء) کا ہے۔ جو اس کے نظریہ وحدت الوجود کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ پورا قول یوں ہے ؎

من خدایم، من خدایم، من خدا
فارغم از کینہ و کبر و ہوا

۲۴۔ وحدت :۔ یہاں وحدت سے مراد نظریۂ وحدت الوجود ہے۔ اس نظریے کو "ہمہ اوست" کا نظریہ بھی کہتے ہیں پنجابی کے صوفی شعراء کے ہاں یہ نظریہ بہت مقبول رہا ہے۔ سچل سرمستؒ اور خواجہ فریدؒ اس کے بڑے پرچارک رہے ہیں مسلمانوں میں اسے شیخ اکبر محی الدین ابن عربی (۱۱۶۵ء تا ۱۲۴۰ء) نے رواج دیا۔ اس کے نزدیک اس نظریے کا خلاصہ یہ ہے۔ "وجود ایک ہے اور وہی موجود ہے۔ اور یہ وجود اللہ کا ہے۔ دوسری چیز فقط اس کا مظہر ہے۔ لہٰذا عالم اور اللہ یک دگر ہیں۔ عالم محض اس کی صفات کی تجلی ہے عالم من حیث ہی برائے نام غیر حقیقی وہمی وجود ہے۔ جو خارج میں موجود ہے۔ موجود صرف خدا ہے۔ عالم یا کثرت کا وجود صرف تجلیات وحدت کے ساتھ ہے"

بعض علماء کے خیال میں وحدت الوجود کا نظریہ ہندو مذہب کے نظریہ "ویدانت" سے مستعار لیا گیا ہے۔ اور بعض علماء اسے خالص ایرانی نظریہ سمجھتے ہیں۔ اور اسے

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

مانی تحریک (۲۴۲ء) سے ملاتے ہیں۔ مگر
کچھ اور علماء اسے نوفلاطونیت یعنی اشراقی
تعلیم کی صدائے بازگشت قرار دیتے ہیں لیکن
مسلمان صوفیا اس کو خالص اسلامی نظریہ سمجھتے
ہیں۔

فیروز الدین منصور کا خیال ہے کہ وحدت الوجود
کا تصور اس زمانے میں مقبول ہوتا ہے جب
حکومت کی بنیادوں کو مضبوط بنانے کے لئے
بادشاہ پرانے جاگیرداروں کے ساتھ رابطہ
پیدا کر کے اپنی بادشاہت کو مقامی یا قومی
بادشاہت بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ جب
حاکم اور محکوم کی تہذیبیں ایک دوسرے پر
اثر انداز ہونے کے ساتھ ایک نئی مشترکہ
تہذیب کی صورت میں نشوونما پاتی ہیں اتحاد
اور یک جہتی کے جذبے کو ابھارنے کیلئے
اس زمانے میں وحدت الوجود کا ہتھیار موثر
ثابت ہوتا ہے۔ جب بیرونی جنگوں اور
دشمنوں کے حملوں سے کسی شاہی خاندان پر
زوال کے بادل چھا جاتے ہیں تو عالم کی
بے ثباتی کے ساتھ مردہ دل رہبانیت
کے جذبے کو ابھارنے میں تسکین پاتے ہیں اور
وحدت الوجود کی بنیادوں پر تصوف کا رجحان
پرورش پاتا ہے سچل سرمست (۱۷۳۹ء تا
۱۸۲۷ء) کے ہاں یہ نظریہ ان الفاظ میں
ملتا ہے ؎

میں خدا، خدائی اپنی خود وچ آیو سے
ایہہ سب حسن اساڈا ہویا جنہیں وچ اکھڑو سے
چار مکان رہے دیکھ کتھاں، کتھ مکان کوتے
لامکان امکان اساڈا سچل نام گیو سے

خواجہ فریدؒ کے ہاں یہ نظریہ یوں ملتا ہے ؎

جو کچھ ہے ظاہر بر ملا ، جاناں ہی کیوں ناں ہووا
مرشد محقق دچ و چا ، ہمہ اوست دا پڑھا سبق

۲۵۔ کاشی متھرا:۔ کاشی اور متھرا
ہندوؤں کے مقدس مقامات ہیں۔ متھرا جسے بندرابن
بھی کہتے ہیں۔ سری کرشن کی جائے پیدائش ہے بنا
جاتا ہیں کہ ہوتی خواجہ فرید کی ایک کافی میں ان
مقامات کا ذکر یوں ملتا ہے ؎

کاشی متھرا پراگ بربایش ہیش
جب ہی اپنے جیس کیوں بدلیں جائی

۲۶۔ صوفی:۔ یہاں صوفی سے مراد سندھ

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

کے معروف بزرگ شاہ عنایت اللہ شہید ہیں۔ آپ کے والد کا نام مخدوم فضل اللہ تھا آپ جھوک میراں پور میں ۱۶۵۵ء میں پیدا ہوئے اور ۱۷۱۸ء میں آپ کو شہید کر دیا گیا شہادت کے وقت آپ کی زبان پہ یہ شعر تھا۔

رہا نیدی مرا از قید ہستی
جزاک اللہ فی الدارین خیرا

۲۷۔ یُوسفؑ: حضرت یوسفؑ حضرت یعقوبؑ کے بیٹے تھے۔ آپ کے سوتیلے بھائیوں نے ایک دن رقابت کی وجہ سے آپ کو کنوئیں میں ڈال دیا۔ ایک قافلہ وہاں سے گزرا۔ اور آپ کو نکال کر عزیز مصر کے ہاں بیچ دیا۔ عزیز مصر کی بیوی جو شاہ طیموس کی بیٹی تھی۔ آپ پہ عاشق ہو گئی اور جنسی تعلق قائم کرنے کی خواہش کی۔ لیکن آپ نے انکار کر دیا۔ مگر اس نے مخالفت کی وجہ سے آپ کو جیل بھجوا دیا۔ کافی مدت بعد آپ جیل سے باہر آئے اور ملک کا انتظام آپ کے سپرد ہوا۔ پھر بھائیوں اور والدین سے ملاقات ہوئی زلیخا سے بھی نکاح کیا۔ قرآن مقدس میں آپ کے قصے کو احسن القصص کہا گیا ہے۔ سرائیکی میں مولوی احمد یار، احمد تونسوی اور عبدالحکیم اُچوی نے یوسف زلیخا کے رومان کو مثنوی کے قالب میں ڈھالا ہے۔

۲۸۔ اماماں: یہاں اماماں سے مراد امام حسنؓ اور خصوصاً امام حسینؓ ہیں جو کربلا کے مقام پہ ۶۸۰ء میں یزید اول کی فوجوں سے مقابلہ کرتے ہوئے شہید ہوئے۔ سرائیکی میں امام حسینؓ کی شہادت کے بارے میں بے پناہ کلام موجود ہے۔ جسے مرثیہ کہا جاتا ہے۔ سرائیکی مرثیے میں مضطر ملتانی۔ غلام حیدر فدا۔ گل محمد عاشق ملتانی۔ مولوی محمد رمضان بہار ملتانی۔ اور ارشاد عباسی نے کافی نام پیدا کیا ہے۔

۲۹۔ شمس الحق: شمس الحق سے مراد اس نام کا کوئی بزرگ ہے جنہوں نے ایک غیر مستند روایت کے مطابق اپنے قول قُم باذنی سے ایک مردے کو زندہ کر دیا۔ علماء نے اس پہ غیر شرعی فعل کا فتویٰ دیا۔ اور ان کی کھال اتارنے کا حکم

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

ہوا۔ جس کی تعمیل میں انہوں نے خود اپنی کھال اتار کر دے دی۔ بیدل کے کلام سے پتہ چلتا ہے کہ شمس الحق سے مراد شمس تبریزی (اصل نام شمس الدین وفات ۶۴۲ھ) ہے ؎

قم باذنی شمس تبریزی کنوں اظہار ہے
من خدا دتع موج مستی منطق عطار ہے

شمس تبریزی جو مولانا جلال الدین رومی (۱۲۰۷ء تا ۱۲۷۳ء) کے مرشد تھے، کی زندگی میں ایسا واقعہ نہیں ملتا۔ بعض لوگوں کے مطابق یہ واقعہ ملتان میں ہوا ہے جہاں کے صوفی شعراء کے نزدیک شمس الحق کو ایک واصل باللہ بزرگ کی حیثیت حاصل ہے۔ خواجہ فرید کے ہاں ان کا ذکر یوں ملتا ہے ؎

شمس الحق دی کھل لہوایو۔ سرمد سر کپوایا

۳۰۔ شیریں: شیریں اور فرہاد کا رومان کافی مشہور ہے۔ مختلف زبان کے شاعروں نے اس پر مثنویاں لکھی ہیں۔ اس رومان کا تعلق ایران قدیم سے ہے۔ روایت کے مطابق شیریں پر ایران کے بادشاہ نوشیرواں عادل کا پوتا خسرو پرویز عاشق تھا۔ یہ خسرو پرویز وہی ہے۔ جس نے پیغمبر اسلام کے دعوت نامے کو پھاڑ دیا تھا۔ اور آپ کی گرفتاری کا حکم جاری کیا تھا۔ شیریں کو فرہاد نامی ایک کوہکن سے محبت تھی۔ خسرو پرویز نے فرہاد سے جان چھڑانے کیلئے اسے کوہ بیستون سے دودھ کی نہر کھودنے کو کہا تھا۔ تاکہ شیریں کے باغ کو سیراب کیا جا سکے۔ فرہاد علاقے کے گڈریوں کی مدد سے نہر کھود لایا۔ خسرو پرویز نے اس پہ ایک بڑھیا سے کہا کہ وہ فرہاد سے جا کر کہے کہ شیریں فوت ہو گئی ہے۔ جب بڑھیا نے یہ خبر فرہاد کو سنائی۔ تو فرہاد نے اپنا تیشہ سر میں مار کر خودکشی کر لی۔ شیریں کو جب اس کا علم ہوا تو اس نے بھی خودکشی کر لی۔

اس رومان کے بارے میں مختلف روایات ہیں۔ جن میں تضاد

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

پایا جاتا ہے

ایک روایت کے مطابق شیریں خسرو پرویز کی بیوی تھی۔ اس کی وفات کے بعد قباد نے شیریں سے جو اس کی سوتیلی ماں تھی شادی کرنا چاہی لیکن اس نے انکار کر دیا۔ اس پر قباد نے اس کی اور اس کے بیٹوں کی جائیداد ضبط کر لی۔ شیریں نے ایک چال چلی۔ اور قباد سے کہا کہ ہماری جائیداد واپس کر دو۔ میں شادی کروں گی۔ قباد نے جائیداد واپس کر دی۔ پھر شیریں نے اپنی جائیداد غریبوں میں تقسیم کر دی اور اپنی انگوٹھی کے نگینے میں زہر چھپا کر پرویز کی قبر پہ گئی۔ اور خودکشی کر لی

بعض لوگوں کے خیال مطابق شیریں کا نام میری MARY تھا۔ اور بعض کے خیال میں آیرین IRENE۔ عیسائی مورخین شیریں کو عیسائی ظاہر کرتے ہیں۔ ایران و ترک کے افسانہ نگار اسے قیصر روم کی لڑکی ظاہر کرتے ہیں۔

خسرو نے فرہاد سے کہا تھا کہ وہ کوہ بیستون کو کاٹ کر چشمے کا رخ بدل دے۔ لوگوں نے اسے دودھ کی نہر مشہور کر دیا۔ شیریں فرہاد کے رومان پہ سرائیکی شعراء نے بھی مثنویاں لکھیں۔ جن میں نور ڈھ گدائی اور قادر بخش گلزار مشہور ہیں۔

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

اشاریہ

آ

آدم ۴۷ - ۹۵

ا

ابرو ۴۷
احمد ۴۷ - ۹۵ - ۱۲۲
اناالحق ۴۷ - ۵۶ - ۶۹ - ۷۱ - ۷۸ - ۹۵ - ۱۰۰ - ۱۰۶ - ۱۱۴ - ۱۲۰
انخد ۵۵ - ۱۰۶
ایوب ۹۹

ب

بہشت ۸۶

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

ت

تبریزی ۱۰۲

تسبیح ۱۳۸

تخت لہور ۲۸

تخت ہزارا ۳۷-۳۹-۵۱-۶۶-۶۷-۷۴-۷۵-
۱۳۰-۱۴۱

جھ

جھنگ ۴۶-۶۷-۱۳۰-۱۴۰-۱۴۱

چ

چشم ۳۵-۳۷

چوپک ۴۹

ح

حج ۳۷

حلاج ۱۱۱

حور ۹۳

حیدر ۱۰۰

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

ر

رانجھن ۔ رانجھو ۔ رانجھا — ۳۷ - ۴۱ - ۴۲ - ۴۶ - ۵۴ - ۵۸ - ۶
۶۶ - ۶۷ - ۷۰ - ۷۴ - ۷۵ - ۸۰ - ۸۷
۹۳ - ۹۴ - ۹۷ - ۱۰۴ - ۱۱۵ - ۱۲۹ - ۱۳۰
۱۳۳ - ۱۴۱ -

رنگ پور — ۳۷ - ۴۱ - ۶۰ - [illegible] - ۷۷ - ۸۷

س

سُنّی — ۳۸ - ۵۶ - ۸۱ - ۸۶ - ۱۰۵

سیال — ۴۶

سیالیں — ۴۶ - ۵۱ - ۵۴ - ۵۸ - ۶۷

ش

شمس الحق ۔ شمس — ۱۰۰

شیخ — ۷۶

شیعہ — ۵۶ - ۸۱ - ۶ - ۱۰۵

ص

صفا — ۶۰ - ۸۰

صنعان — ۵۳ - ۶۳ - ۷۶

صوفی — ۵۶ - ۶۸ - ۹۸ - ۱۱۰

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

ط

طور ۱۱۳

ع

عرفات ۶۰ - ۸۰

عطار ۷۹

علی ۵۹

ف

فرعون ۸۱

ق

قادری ۱۰۵

قاضی ۱۱۱ - ۱۳۸

قدوری ۳۸

قصور ۶۳

قیس ۶۴

ک

کنز ۳۸ - ۱۰۷

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

ل

لیلیٰ ۶۳

م

متھرا ۷۱

مجنوں ۸۱

مروہ ۶۰ - ۸۰

مسلمان ۸۶

مصلیٰ ۳۵

ملا ۱۰۷ - ۱۱۱ - ۱۲۲

منصور ۳۵ - ۳۹ - ۶۳ - ۶۶ - ۷۴ - ۸۲ - ۹۸ - ۱۰۰ - ۱۰۲ - ۱۰۷ - ۱۰۹ - ۱۱۶ - ۱۲۲

موسیٰ ۶۳ - ۸۱

ن

نبی ۵۹

نقشبندی ۱۰۵

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

نوح ۴۷

ہ

ہندو ۷۱ - ۸۶

ہمیر ۴۱ - ۵۸ - ۷۳ - ۱۰۴ - ۱۰۳

ی

یوسف ۶۶ - ۹۹ - ۱۰۰

یونس ۹۹ - ۱۰۰

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

کتابیات

۱۔ **قرآن مجید** ۔ ترجمہ شاہ عبدالقادر۔ ناشر تاج کمپنی لمیٹڈ قرآن منزل لاہور۔

۲۔ **دیوان فریدی** مرتبہ مولانا عزیز الرحمٰن خان بہاولپوری

۳۔ **دیوان بیدل** ... مرتبہ عبدالحسین شاہ موسوی بار دوم ۱۹۶۱ء سندھی ادبی بورڈ۔ حیدر آباد

۴۔ **سچل سرمست** مرتبہ محمد اسلم رسولپوری ۔ بار اوّل بزم ثقافت ملتان ۔

۵۔ **سچل سرمست جو سرائیکی کلام** مرتبہ محمد صادق رانی پوری سندھی ادبی بورڈ ۔ حیدر آباد

۶۔ **ہیر وارث شاہ** مرتبہ چودھری محمد افضل خاں ناشر مولا بخش کشتہ اینڈ سنز ۔ تاجران کتب ۴ ٹمپل روڈ۔ لاہور

۷۔ **تقویم ہجری و عیسوی** مرتبہ ابوالنصر خالدی طبع ثانی ۱۹۵۲ء انجمن ترقی اردو کراچی

۸۔ **سندھی اردو لغت** مرتبہ ڈاکٹر نبی بخش بلوچ ، ڈاکٹر غلام مصطفےٰ

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

بار اوّل ۱۹۵۹ء ناشر سندھ یونیورسٹی حیدر آباد

۹۔ ادب نامۂ ایران مقبول بیگ بدخشانی

۱۰۔ اسلامی انسائیکلوپیڈیا مرتبہ محبوب عالم ۔ سن اشاعت ۱۹۳۳ء
پتہ محبوب عالم مدیر اخبار "پیسہ" پیسہ اخبار
سٹریٹ لاہور۔

۱۱۔ حیاتِ کرشن از گھبیر سنگھ، بار دوم ۱۹۴۱ء
ناول ایجنسی لاہور۔

۱۲۔ دیوانِ بیکس مرتبہ عبدالحسین شاہ موسوی اشاعت اوّل
۱۹۶۵ء ۔ سندھی ادبی بورڈ حیدر آباد

۱۳۔
STYLES AND THEMES IN
THE SIRAIKI MYSTICAL
POETRY OF SIND.
DR. C SHACKLE.
BAZM-E-SAQAFAT
MULTAN

اخبار و رسائل

۱۴۔ روزنامہ امروز ملتان یکم ستمبر ۱۹۷۵ء [illegible] روڈ ملتان

۱۵ ماہنامہ "ماہِ نو" دسمبر ۱۹۷۷ء دفتر "ماہِ نو" ۳۲۔ اے حبیب اللہ
روڈ لاہور [illegible]

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

and Bekas can be appreciated. It only remains to commend the praiseworthy initiative of Bazme Saqafat, Multan, in following their edition of the Siraiki poetry of Sachal Sarmast with this selection of the work of a lesser, but still interesting poet of Sind, and thereby helping a wider readership, of those who know Siraiki but are unable to read the Sindhi script, to come to a truer understanding of the richness of literary past.

NOTES.

1 I have given some instances of Bedil's typical treatment of Sachal's images in *Styles and themes in the Siraiki mystical peotry of Sind.* Bazme Saqafat, pp. 17-18, 23-24

2 Kafi no. 180 in *Divan-i Bedil* Sindhi Adabi Board, 2nd edition, 1961, p. 185, beginning.

رنگپور ساڈے روح نہ بھانے وسان رانجھو دے نال

ملاحظہ ہو صفحہ ۹۵

3 Kafi no. 280 in *Divan-i Bedil*, p. 224, beginning:

حسن بسنت بہار بیرنگی — ملاحظہ ہو صفحہ ۱۰۷

4 Another fine example, Kafi no. 267 in *Divan-i Bedil*, p.218 beginning :

آمے عشق عجیب اوقات — ملاحظہ ہو صفحہ ۱۰۵

This is translated in *Styles and themes*, p. 15.

5 Kafi no. 284 in *Divan-i Bedil*, p. 226, beginning :

دم اللہ عشق کیتے بین چائی وے — ملاحظہ ہو صفحہ ۱۰۸

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

Then it had Abraham driven with violence into the fire,
Before, becoming a butcher, it next had Ismail slaughtered.

Later is wounded Jacob the Prophet with parting's dread brand,
As for Zulaikha it exiled poor Yusuf to Egypt.
Then it did wondrously spill the blood of Zakarya and John.

But nobody's pain could surpass the sufferings of the Imams
Pure as they were, can one ever describe the havoe unleashed on them ?
Doomsday indeed was enacted on Kerbela's plain !

Love it was later which arrested Hallaj and impaled him,
Love which had Attar beheaded and Shams ul Haq flayed.
See how Sanaan by love's law was reduced to the herding of swine !

From their bodies love parted the heads of Shah Sharaf and Sarmad,
Then on a spear did exhibit the head of the martyred Inayat
Burdened by sorrow how many true mystics departed this life!

Love filled Majnun with his terrible passion for Laila.
Love set Farhad, when parted from Shirin, to carve through the mountain.
And, Bedil, remember what sufferings love gave to Ranjha and Hir ! [5]

—★—

A short introduction to a poet's work can do more than what the reader's appetite to approach the poems in the original for themselves· My task here will thus have been accomplished if in these few pages I have succeeded in suggesting some ways in which these Siraiki poems of Bedil

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

and imagery, poems like this one do have a special lyrical charm. It is also worth noting that the poem is, like so many of Bedil's, rather carefully constructed, falling into neat, well-defined units, consisting of pairs of verses beginning with the quotation and illustration of the Tradition, followed by the description of the divine Beloved's wonderful appearance, than the catalogus of the newly opened flowers, before being rounded off with the poet's customarily explicit teaching, making plain the meaning of the refrain.

Probably the finest of all Bedil's *Kafis*, however, are those in which he deals with the irruptive power of divine love throughout human history. Here both his fondness for clearly articulated and symmetrical structural forms to his poems, and his tendency to dwell upon the formulations of traditional learning combine to enhance the power of his message, rather than - as quite often elsewhere - detracting from the lyrical appeal of the *Kafi*. A particularly good example of this group of poems [4] is one in which Bedil rapidly yet comprehensively describes the power of mystical love over the earlier and later Prophets, followed by the Imams, in the first half, exactly recapitulated by the description of the sufferings of the classical and local Sufi martyrs in the second, followed by those of the great lovers of Persian legend, culminating at last in the inevitable Ranjha and Hir. One could hardly hope - if one did not have the example of Khwaja Farid before one - for a more perfectly controlled expression of a ripe poetic tradition :

By God, for love was I born !
By God, in love was I reared !

Look what love did to Adam, drawing the tears from his eyes !

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

Holi song in 'Rup Holi', or of those in the form of a spring song in 'Rup Basant'. In the following appealing example of one of these Basant-songs, the atmosphere is entirely that of the Perso-Urdu *ghazal*, both in the distinctively Iranian details of the flora, and in the static, idealized character of the description. This, as so often in Bedil, is explicitly removed from any reference to actuality by the explicitly mystical tone of the opening, with its quotation of the well-known Tradition *ainuma tawallu summa wajhullah* :

Sea the beauty of spring - the spring of the Colourless :
The meadow has opened in bloom all around !
Himself He encouraged his lovers by saying,
'Wheresoever you turn ...
'... there is the face of your Lord' - so enjoy
The sight of the garden around !
Adorning Himself in thousands of ways,
Assuming most marvellous shapes and disguises,
The rose-bodied Lord has entered the garden,
Filling each corner with wonderful fragrance.
The flowers have all blossomed and bloomed,
The pomegranate and the mountain-ebony too,
The marigold, cypress, the jasmine, and lily,
In the wonderful spring created by love.
To stroll round the garden is useless, however,
Unless one can see the Beloved Himself.
So, Bedil, experience the scent of the spring,
And let all private awarness be gone ! [3]

Even if they cannot be claimed to rival the magical descriptions of the divine immanence in nature achieved so memorably in Khwaja Farid's *Kafis* on the coming of the rains to desert, with their exubarant use of local vocabulary

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

By drinking selflessness's cup,
We have beheld His glory.
Instantly by love are faith
And unfaith cast away.
Mansur's way alone is true -
All else is idle fancy.
Bedil spend your little life
In thinking 'All is Him'. [2]

It is the theosophical tone of the later verses of this poem which predominates throughout Bedil's work. This prominance, with its consciously retrospective look towards the creative teachings of the past, is itself a typical feature of the later phases of any poetic tradition inspired by a system of ideas, not just by the vagaries of human imagination, and so it tells us a good deal about the later evolution of Siraiki mystical poetry in Sind.

The other side of the coin, though, is that it is seldom easy to single out original features which are particularly characteristic of Bedil himself, rather than the tradition of which he formed part. Even his language, with its tendency towards a mixed *rekhta*, in which Siraiki is mixed with Sindhi, Punjabi, Urdu, and Hindi elements (when it does not consist of strings of Arabic and Persion nouns), perhaps already points to coming dissolution of the purely Siraiki literary tradition in Sind: it is certainly true that a complete mixture of languages is even more characteristic of the less carefully preserved verse of his son Bekas.

Nevertheless, the very search for fresh sources of inspiration outside the local lyrical conventions does sometimes produce very charming results in Bedil. This is nowhere more true than of his *Kafis* in the style of a Hindi

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

on the open expression and reiteration of formal Sufi teaching and traditions. The same elements are naturally given an important place in the poetry of the great masters also, but the very depth of their insights and their power to combine so many intellectual, emotional, and spiritual strands into an apparantly seamless thread-particularly in the case of Khwaja Farid - often makes their distentanglement for the purposes of a full understanding, a most difficult task. In this sense, therefore, even a rather simple and not particularly outstanding lyric of Bedil may help one to understand more clearly features of a more complex *Kafi* by Khwaja Farid, or an apparently entiraly emotional outburst of love in a poem by Sachal. And so the lesser master can truly be said to cast light on the greater.

There is particularly good illustration of this in Bedil's handling of the Hir-Ranjha legend, which is for him, as for the other poets of Sind, the legend specifically associated with Siraiki. Bedil may not take us inside the heart of Hir, as the greatest poets do when speaking through the mouth of the heroine, but he does make quite explicit the inner, mystical meaning of the legend. In the following *Kafi*, for instance, he typically leaves the local lyrical style half way through to dwell on its theosophical interpretation :

Rangpur does not please my heart,
So I will go with Ranjha !
Ranjha has since time's beginning
Been my closest friend.
In the world with no Beloved
Life has lost its points.
Takht Hazara's traveller king
Goes round in herdsmen's guise.

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

of course, a long association with parts of the Sufi tradition, and, both in his way of life and in the chief object of his devotion, Bekas strikingly recalls the wild attachment to the Brahman boy Madho of Shah Husain, the famous sixteenth-century Panjabi mystic poet of Lahore. In his poetry, too, with its frequent use of the language of the injured love borrowed from the *ghazal*, Bekas demonstrates his passionately emotional nature.

This is, however, most definitely not a characteristic of the much more important and abundant collection of poetry composed by his father, Bedil, who employs the emotional language of the *Kafi*, the classical Sirai*ki* lyric, with marked restraint. Bedil is sometimes loosely referred to as the successor of Sachal Sarmast (1739-1827), who is indeed-according to an anecdote of the most suspicious authenticity alleged to have touched Bedil and said 'we are incarnated in him'. But Bedil, while following Sachal in time, and continuing the tradition of composing poetry in Siraiki that flourished in Upper Sind under the Siraiki-speaking Talpur dynasty, is better seen as a successor in word than in spirit of the great Sachal. That is to say, one encounters phrases and expressions coined by Sachal so frequantly in Bedil that he obviously had an intimate knowledge of his predecessor's poetry: but the soaring power of Sachal at his finest was clearly beyond Bedil's much more limited range.[4]

But the depth and sincerity of Bedil's mystical devotion are never in question, and his Siraiki poems, which are considerably more numerous than his Sindhi compositions, have many points of interest and features of beauty to recommend them. Probably the most interesting feature of his poetic style as a whole is the degree to which it relies on

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

He earned his living, however, from his shop in Rohri, where he spent the greater part of his life when not absent on pilgrimages. As might be expected from his relatively humble birth, his numerous followers were largely drawn from the lower classes, and he did not have the close connexions with royalty that furnish the basis for many of the anecdotes related of Khwaja Farid or Sachal. So it is perhaps unsurprising that the general tone of his poetry conspicuously lacks the quality of kingly freedom which emerges, in different ways, so strongly from the *Kafis* of both masters.

The most notable feature of Bedil's way of life was his adherence to the traditional Sufi technique of seeking an emotional understanding of divine love through the adoration of beautiful boys and handsome young men.

The object of Bedil's devotion was Qazi Pir Mohd, with whom his relationship lasted from the later's boyhood for some twenty years, until his death in 1868. Bedil himself followed his companion to the grave shortly afterwords, in 1872.

One of Bedil's sons, Muhammad Muhsin (1858-1881) was also mystic poet in Sindhi and Siraiki, writing under the pen-name of Bekas. He also followed his father in attaching himself to beautiful boys, notably to the young son of a family of Hindu bankers of Rohri, called Kanhyyo. Bekas adopted a more extreme way of life than his father, and is remembered for wearing bright clothes and going about singing and dancing with his boy-friends before his early death. Such antinomian or *malamati* practices have,

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

in Siraiki. Their particular lustre and preciousness should not allow the surrounding ores to be cast away as so much dross, for in this way many lesser but still valuable gems will be needlessly lost. The great jewels must certainly be given their place in the centre of the richly wrought crowns of the Siraiki poetic tradition. But let the many smaller gems also be sought out, cut, and polished, so that their lesser facets may throw their individual shafts of light upon the great stones at the centre, and add to the rich glory of the diadems as a whole !

Bedil Faqir is assuredly one of the most important of the lesser lights in the southern literary tradition of Siraiki, which flourished in Sind in the eighteenth and nineteenth centuries. Born in Rohri in 1814, he was first named Abdul Qadir, and thus became coincidentally a namesake of the greatest persian poet of seventeenth - century India, Abdul Qadir Bedil of Patna, though he was later re-named Qadir Bakhsh by his father, a devout dealer in silk goods who became a disciple of a branch of Qadiri pirs descended from the martyred Shah Inayat of Jhok. Bedil was therefore raised in a home of somewhat humble social circumstances, but steeped in an atmosphere both of mystical piety and of religious learning. It is quite clear from his verse that he knew Arabic and persian well.

The crucial experience in his own mystical life came to him at Sehwan where he had been instructed to go in a dream to the great shrine of Shahbaz Qalandar. Thereafter, not only did he undertake visits and pilgrimages to most of the holy tombs and principal spiritual leaders of Upper Sind, but he also began to write the mystical poetry in both Sindhi and Siraiki for which he is now chiefly remembered.

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com

Bedil Faqir

and the

Siraiki Poetic Tradition

by

C. Shackle

'One swallow does not make a summer', as the saying has it- Exactly the same holds good of literature, where no genuinely vital poetic tradition is bounded by the work of a single poet, however great he may truly be. It is particularly important not to lose sight of this truth when looking at literatures which are dominated by one or two outstanding figures; for it is otherwise impossible to reach a proper appreciation either of such literatures as a whole and their place in the civilization of which they form a part, or of the true rank of their greatest poets.

The general view of Siraiki literature certainly suffers from this lack of perspective. The poetry of Sufi inspiration has indeed rightly been seen as the greatest glory of classical Siraiki literature: but devotion, appreciation, and the detailed studies which spring from these have all tended to concentrate upon the greatest Sufi poets only - that is to say, on Khwaja Farid in the Siraiki-speaking heartlands, and on Sachal Sarmast in Sind. But these two are not, so to speak, isolated diamonds miraculously washed up on the shore, but rather brightest jewels to have been formed in the rich veins which constitute the twin traditions of the classic Sufi poetry

Academy of the Punjab in North America: http://www.apnaorg.com